رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۷۵

قال اللہ تعالیٰ وقرآنا فرقناہ لتقرأہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا

بحسب آیت موصوفہ دال ست برنافعیت تعلیم تدریجی برائے

عامۂ مسلمین حاضر و غائب بادی و نیز بر ضرورت تعلیم علوم قرآنیہ یعنی دینیہ کہ مشتمل ست

بر مقاصد و مبادی و پس اتباعاً للنص المزبور صحیفۂ شہریہ کہ متدرج ست بتدریج شہور

مسمے بہ

# الہادی

جلد | بابت ماہ رمضان ۱۳۴۷ھ | نمبر ۵

کہ جامع ست انواع علوم دینیہ برائے ہر طالب و جادی و مذکر ست در ہر مجلس و

نادی و مسکن ست برائے ہر جائع و صادی بصورت ترجمہ سالہ ترغیب و ترہیب و تسہیل المواعظ و

حل انتخابات کلید مثنوی و تشرف و حیوۃ المسلمین و سیر الصدیق کہ اکثر آں مستفاد ست

از درگاہ ارشادی یعنی خانقاہ اشرفی امدادی با دارۂ محمد عثمان عفی عنہ و در ہر ماہ ہلالی

در محبوب المطابع دہلی مطبوع گردید

از کتب خانۂ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی بزنگ نور صد رنگ میگردد

ملنے کا پتہ التفسیر العام باخوذ من محمد سیف اظہر مستنسا کمکتب اللہ قصنی بالرحم

# فہرست مضامین

## رسالہ الہادی بابت ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۷ھ

جو ببرکت دعاء حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہم العالی

کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی سے شائع ہوتا ہے



## اصول و مقاصد رسالہ "الہادی" اور ضروری اطلاعیں

۱۔ رسالہ ہذا کا مقصد امت محمدیہ کے عقائد و اخلاق و معاشرت کی اصلاح ہے۔

۲۔ یہ رسالہ ہر قمری مہینے کی تیسری تاریخ کو بحمد للہ عین تاریخ ہی پر شائع ہوتا ہے۔

۳۔ رمضان المبارک ۱۳۴۷ھ سے یہ رسالہ معہ ٹائیٹل تین جزو کا کر دیا ہے اور قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنے (عہ۲) ہے

۴۔ سوائے ان صاحبان کے جو پیشگی قیمت ادا فرما چکے ہیں جملہ خریداران کی خدمت میں رسالہ وی۔ پی بھیجا جائے گا۔ اور دو آنہ خرچ رجسٹری اضافہ کر کے دو روپے دس آنہ کا وی۔ پی۔ روانہ ہوگا جسپر دو آنہ فیس منی آرڈر ڈاکخانہ اضافہ کرے گا اور دو روپے بارہ آنہ کا وی۔ پی پہنچیگا۔

۵۔ جن حضرات کی خدمت میں نمونے کے طور پر رسالہ ارسال کیا جاتا ہے وہ جبتک پیشگی قیمت نہ پہنچے گی یا وی۔ پی۔ کی اجازت نہ دیں گے۔ دوسرا پرچہ نہ بھیجا جاوے گا۔

۶۔ جو صاحب درمیان سال میں خریدار ہوں گے ان کی خدمت میں کل پرچے شروع جلد یعنی جمادی الاول ۱۳۴۴ھ سے بھیجے جائیں گے اور ابتدا رسالہ سے خریدار سمجھے جائیں گے۔ اور اگر الہادی کی جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ درکار ہو طلب فرمائیں مگر اسکی قیمت فیجلد تین روپے ہے علاوہ محصول ڈاک

الراقم

**محمد عثمان۔ مالک و مدیر رسالہ "الہادی" دہلی**

پینے گھر میں کوئی چیز نہیں رکھی تھی کہ تصدیق کروں بجز اس کے بات یہ ہے کہ مجھ سے صحابہ میں سے
ایک آدمی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مومن پر سایہ قیامت
کے دن اوسکے صدقہ کا ہوگا۔ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ صدقہ کرنے والوں سے قبروں کی سوزش
بجھاتا ہے اور مومن بروز قیامت صرف اپنے صدقہ ہی کے سایہ میں رہے گا۔ اس کو
طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے یہ مرسل ہے اور کہتے ہیں ہمنے
اسی حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جناب نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس جو کوئی چیز
امانت رکھی جاتی ہے (یعنی اوس کے نام پر صدقہ کی جاتی ہے) اوسکی حفاظت فرماتے ہیں

اور حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی صدقہ میں سے کسی چیز کو نہیں نکالتا ہے تاوقتیکہ
ستر شیطانوں کا جبڑا اوس سے نہ چھڑاوے اسکو امام احمد اور بزار اور طبرانی اور ابن
خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور بریدہ سے اعمش کے سننے میں تردد کیا
ہے اور حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم نے شرط شیخین پر صحیح کہا ہے
اور اسی حدیث کو بیہقی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کرکے بیان کیا ہے
کہتے ہیں کوئی صدقہ نہیں نکلتا تاوقتیکہ ستر شیطانوں کے دانتوں سے نہ چھڑایا جاوے
سب صدقہ کرنے سے روکتے ہیں۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے تھے کہ حضرت ابوطلحہ
انصار میں زیادہ مالدار تھے باغات وغیرہ رکھتے تھے اور تمام مال میں کنواں بیرحا زیادہ
پیارا تھا اور وہ مسجد کے سامنے تھا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوسمیں
تشریف لیجایا کرتے تھے اور اس کے عمدہ پانی کو پیا کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
(ترجمہ) تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ تم دوست

67

رکھتے ہو تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور میرے مالوں میں مجھکو زیادہ عزیز بیرحاء ہے وہ صدقہ ہے میں اسکی نکوکاری اور اللہ کے پاس ذخیرہ ہونے کی امید کرتا ہوں اب آپ جہاں آپکو اللہ خیال دلائے خرچ کیجئے. کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے یہ تو نفع کا مال ہے یہ تو نفع کا مال ہے اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی نے مختصراً روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں نماز کے بارہ میں فرمایا تمام دکمال عمل ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو آپنے نزدیک افضل یا خیر عمل کو چھوڑ دیا فرمایا وہ کیا ہے میں نے عرض کیا روزہ فرمایا خیر تو ہے لیکن اس مرتبہ کا نہیں ہے میں نے عرض کیا اور کونسا صدقہ تو آپنے کوئی کلمہ فرمایا (جس کے جواب میں) میں نے عرض کیا اگر میں قادر نہ ہوں تو آپنے فرمایا اپنا بچا ہوا کھانا تصدق کر دو. میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر دوں تو فرمایا آدھا چھوارہ میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر دوں تو فرمایا اچھی بات ہی تصدق کر دو یعنے کسی شخص کو نیک بات ہی بتا دو) میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر دوں تو فرمایا لوگوں کو شر پہنچانا چھوڑ دو یہ ایسا صدقہ ہے کہ اپنے نفس پر تصدق کرتے ہو میں نے عرض کیا اگر اسکو بھی نہ کر دوں فرمایا تو تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے اندر خیر میں سے کچھ بھی نہ چھوڑے اسکو بزار نے انہیں لفظوں سے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے دراز اور قریب قریب روایت کیا ہے اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے جو انشاء اللہ آئندہ آئے گا اور بیہقی نے چند سندوں سے روایت کیا ہے اور اس کی ایک روایت کے لفظ یہ ہیں ابو ذر کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا چیز بندہ کو آگ سے نجات دیتی ہے فرمایا اللہ پر ایمان لانا میں نے عرض کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہے فرمایا یہ کہ کچھ دے اوس سے کہ اللہ تعالیٰ نے تجکو مالک بنایا ہے اور روزی دی ہے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ اگر فقیر ہو نہ پائے جو دے فرمایا امر بالمعروف کرے اور بری بات سے منع کرے. میں نے عرض کیا اگر امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کر سکے. فرمایا مجبور کی

اعانت کرے بیٹے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو بتایئے کہ اگر کام بھی اچھا کرنا نہ جانتا ہو فرمایا
مظلوم کی اعانت کر دیں نے عرض کیا یا نبی اللہ بتایئے تو بھی اگر ضعیف ہو نہ طاقت
رکھے کہ مظلوم کی اعانت کرے فرمایا تو نہیں چاہتا کہ اپنے صاحب کے لیے کوئی خیر
باقی چھوڑے۔ تکلیف رسانی لوگوں سے دور رکھنی چاہیئے۔ میں عرض کیا یا رسول اللہ
آپ فرمایئے اگر ایسا کیا تو اوسکو خدا جنت میں داخل کرے گا فرمایا کوئی مومن ایسا
نہیں ہے کہ کوئی کام ان کاموں میں سے حاصل کرے اور وہ کام اس کا ہاتھ پکڑ کر
جنت میں داخل نہ کرے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلد صدقہ نکالو اس واسطے کہ صدقہ
پر کو دکر بلا نہیں آتی اسکو بیہقی نے مرفوع ہی روایت کیا ہے۔ اور حضرت انس پر
موقوف کر کے بھی اور شائد کہ موقوف بہ نسبت مرفوع کے زیادہ مشابہ بالصواب ہے

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم صدقہ کرو اسواسطے کہ صدقہ تمہارے لئے آگ سے چھٹکارہ
ہے اسکو بیہقی نے حارث بن عمیر کے طریق سے بواسطہ حمید کے حضرت انس سے
روایت کیا ہے۔

اور حضرت حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا پر وحی نازل فرمائی تھی
پانچ باتوں کی کہ اون پر خود بھی عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اونپر عمل کرنے کا حکم
کریں اونکو بیان فرمایا یہاں تک کہ فرمایا اور میں تمکو صدقہ کا حکم کرتا ہوں اور اسکی
مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کو دشمن نے قید کر کر اوس کے ہاتھ گردن سے باندھ
دیئے اور اسکی گردن مارنے کے لیے اوسکو قریب کیا تو اوس آدمی نے کہا کیا تم
لوگ چاہتے ہو کہ میں تمکو اپنی جان کا فدیہ دیدوں اور سب زر بہت دینے لگا حتے
کہ اوس نے اپنی جان کو بچالیا آخر حدیث تک بیان فرمایا اسکو ترمذی نے روایت
کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور ابن خزیمہ نے انہی لفظوں سے روایت کیا ہے اور

۶۹

ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے شرط شیخین پر صحیح کہا ہے اور یہ حدیث پوری نماز میں ادہر ادہر دیکھنے کے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

اور حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو عمرہ حدیبیہ کے حاضرین میں سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش اخلاقی سبب بڑہتری کا ہے اور بداخلاقی نحوست ہے اور سلوک (والدین واقربار کے ساتھ) عمر کی زیادتی یعنی نتائج عمر کی افزونی کا باعث ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو بجھاتا ہے اور بُری موت سے بچاؤ ہے۔ اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے مگر اسکی سند میں ایک آدمی کا نام نہیں بیان کیا اور ابوداؤد نے بھی اس میں سے کچھ بیان کیا ہے۔

اور حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا صدقہ کرنا عمر میں زیادتی کرتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے اور اس (کی برکت) سے اللہ تعالیٰ اوس شخص میں سے تکبر اور فخر کو نکال دیتا ہے اسکو طبرانی نے بطریق کثیر بن عبد اللہ بواسطہ اون کے باپ عبد اللہ کے اونکے دادا عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہے اور ابن خزیمہ نے کچھ اس سے مضمون متغیر کو صحیح کہا ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ اعمال بھی باہمی فخر کریں گے صدقہ کہے گا میں تم سب میں افضل ہوں اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ شرط شیخین پر صحیح ہے۔

اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے دست مبارک میں عصا تہا اور ایک آدمی نے (مسجد شریف میں) چھوارون کا ایک خوشہ مسکینوں کے لیئے لٹکا دیا تہا آپ اوس خوشہ کو لکڑی سے ہٹو کے مارنے لگے اور فرمانے لگے اس صدقہ والا اگر چاہتا اس سے اچھا تصدق کرتا قیامت کے دن اس صدقہ والا ردی ہی کہاوے گا اسکو نسائی نے

روایت کیا ہے لفظ انہی کے ہیں اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ایک اور حدیث میں روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حرام مال جمع کیا پھر اوس میں سے تصدق کیا اوسکو اوس میں کچھ اجر نہ ملیگا اور اوس کا وبال اوسپر رہے گا۔ اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور حاکم نے بروایت دراج بواسطہ ابن حجیرہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد غنیٰ باقی رہے اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور جن کی عیالداری کرتے ہو اول اونپر خرچ کرنا شروع کیا کرو تمھاری عورت کہنے لگو گی مجھپر خرچ کر یا مجھکو طلاق دے اور تمھارا غلام مملوک کہے گا یا مجھکو خرچ دے یا مجھکو بیچدو اور تمھاری اولاد کہے گی کہ ہم کو کس کے سپرد کرتے ہو اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور شاید عورت وغیرہ کا قصہ کلام ابو ہریرہ کا ہے حدیث کی عبارت میں مل گیا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا تنگدست اور اپنی عیال سے دینا شروع کرو اسکو ابو داؤد اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے شرط مسلم پر صحیح کہا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم لاکھ درہموں سے بڑھ گیا۔ ایک آدمی عرض کیا یہ کیونکر یا رسول اللہ۔ فرمایا ایک آدمی ہے کہ اوس کے پاس بہت سے مال ہیں اوس نے اپنے فالتو مالوں میں سے لاکھ درہم لیکر خیرات کر دیئے اور ایک آدمی ہے کہ اوس کے پاس کل دو ہی درہم ہیں اون ہی میں سے ایک درہم لیکر خیرات کر دیا

(تو ظاہر ہے کہ اسکا ایک درہم اوس کے لاکہہ سے بڑھ جائیگا) اسکو نسائی نے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور لفظ ابن حبان کے ہیں اور حاکم نے بہی روایت کیا ہے اور شرط مسلم پر صحیح کہا ہے۔

اور حضرت ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ اگر تم سوائے جلے ہوئے کہر کے اور کچھہ نہ پاؤ تو اُسیکو مسکین کے ہاتہہ میں دیدو اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اپنی ایک روایت میں یہ اور زیادہ کیا ہے کہ اپنے سائل کو واپس مت کر اگرچہ ایک کہر ہی سہی۔ اور ابن حبان نے بہی روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں سے ایک عابد نے عبادت کرنی اختیار کی۔ اور اپنی صومعہ میں ساٹھہ برس عبادت کی (تو ایک روز) زمین پر بارش ہوئی اور سبزہ اُگ آیا راہب نے اپنی صومعہ سے جہانک کر دیکھا تو کہنے لگا کہ اگر میں نیچے اوترکر اللہ کو یاد کرتا تو خیر وبرکت زیادہ ملتی (یہ سوچ کر وہ) اوتر آیا ایک یا دو روٹی لیکر زمین میں رہتے ہوئے اوسکی ایک عورت سے ملاقات ہوئی وہ دونوں باتیں کرنے لگے حتی کہ اوس سے زنا کیا پہر بیہوش ہوگیا پہر حوض میں غسل کرنے کو اوترگیا ایک سائل آیا اوسکو اشارہ کیا کہ وہ دونوں روٹیاں لے پہر مرگیا تو اوسکی عبادت ساٹھہ برس کی اوس کے ایک زنا کے ساتہہ تولی گئی تو زنا بہاری رہا پہر وہ ایک دو روٹیاں ملاکر تولا گیا تو نیکیاں بڑھ گئیں۔ اوسکی بخشش ہوگئی اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اس حدیث کو بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف کرکر روایت کیا ہے اوس کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک راہب نے اپنی صومعہ میں ساٹھہ برس عبادت کی تہی ایک عورت اوس عابد کے ایک جانب میں اوتری وہ راہب بہی (اپنی صومعہ سے) اوتر آیا اور چہہ رات اوس سے جماع کیا پہر نادم ہوکر بہاگا ایک مسجد میں آکر تین روز ٹہیرا کچھہ نہیں کہایا تہا۔ تب اوس کے پاس ایک روٹی آئی اوسکو توڑ کر اپنے داہنے

جانب والے آدمی کو آدہی روٹی دی اور بائیں جانب والے کو دوسری آدہی دی پس اللہ تعالےٰ نے ملک الموت کو بھیجا انہوں نے اوسکی روح قبض کرلیا۔ پہر وہ ساٹھ سال کی عبادت کو ایک پلڑے میں رکہا اور وہ چہ دن کا زنا کرنا ایک پلڑے میں تو چہ دن کے زنا کا پلڑا جھک گیا۔ پہر وہ روٹی بہی رکہدی گئی تو وہ روٹی والا پلڑا جھک گیا۔

اور حضرت مغیرہ بن عبداللہ جعفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ میں سے ایک صاحب کی خدمت میں بیٹھے اونکو خصفہ بن خصفہ کہتے تہے وہ ایک موٹے آدمی کی طرف دیکھنے لگے۔ میں نے عرض کیا آپ اوسکی طرف کیا دیکھتے ہیں کہنے لگے مجکو ایک حدیث یاد آئی جسکو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تہا میں نے سنا آپ فرماتے تہے تم جانتے ہو پہلوان کون ہوتا ہے ہم نے عرض کیا جو آدمی دوسرے آدمی کو پچھاڑ دے فرمایا کامل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے قابو میں رہے فرمایا تم جانتے ہو کون بے اولاد ہے۔ عرض کیا بے اولاد وہ شخص ہے جس کے اولاد نہ ہو فرمایا بے اولاد وہ شخص ہے کہ اوس کے اولاد ہو اور اوس اولاد میں سے کسیکو آگے نہ بھیجا ہو (یعنی اوس کے سامنے کوئی نہ مرا ہو) فرمایا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے ہم نے عرض کیا جس کے پاس کوئی مال نہ ہو فرمایا مفلس پورا مفلس وہ ہے کہ اوس کے پاس مال ہو اور اوس میں سے کچہہ آگے نہ بھیجا ہو۔ اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اسکی سند غور کے قابل ہے حافظ مصنف کتاب فرماتے ہیں انشاء اللہ کتاب اللباس میں فقیر پر لباس صدقہ کرنے کے باب میں اور حدیثیں آئیں گی۔

٧٣

# خفیہ صدقہ کرنے کی ترغیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے سات آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اونکو اپنے سایہ میں رکھیں گے جس دن اون کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا منصف حاکم اور جوان کہ اوس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں نشو ونما پایا ہو۔ اور وہ آدمی کہ اوس کا دل مسجدوں کے ساتھ لگا رہتا ہو

اور وہ دو آدمی کہ اللہ کے بارہ میں باہمی محبت رکھتے ہوں اسی محبت کی بنا پر ملیں اور اسپر جدا ہوں اور وہ آدمی کہ اوسکو کسی عورت صاحب منصب اور جمال نے بلایا ہو تو اوس نے کہدیا ہو کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ اور وہ آدمی کہ ایسا چھپا کر صدقہ کرے کہ اوس کا بایاں ہاتھ نہ جانے کہ داہنے ہاتھ نے کیا کیا۔ اور وہ آدمی کہ تنہائی میں خدا کو یاد کر کر اوس کی دونوں آنکھیں بہہ پڑی ہوں اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے اسی طرح حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور ہم نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور امام مالک نے اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ یا ابو سعید سے شک کے ساتھ روایت کیا ہے

اور حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جناب نے فرمایا کہ خفیہ صدقہ رب العزت تبارک وتعالے کے غضب کو بجھاتا ہے اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اوس کی سند میں صدقہ بن عبداللہ سمین ہیں اور شواہد میں اوس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

۷۴ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک کارگزاریاں بُری موت کا پرہیز ہے اور پوشیدہ صدقہ کرنا غضب پروردگار کو بجھاتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے اسکو طبرانی نے کبیر میں اسناد حسن سے روایت کیا ہے

اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اونکو اللہ دوست رکھتا ہے۔ اور تین شخص ہیں کہ ان سے اللہ تعالےٰ خفا ہے جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے وہ یہ ہیں۔ ایک آدمی ایک قوم کے پاس آیا اور کچھ اللہ کے واسطے سوال کیا اور اپنی آپس کی قرابت کی بناء پر سوال نہیں کیا اون لوگوں نے اسکو منع کردیا۔ ایک آدمی نے اون کے پیچھے ہٹ کر اوسکو چپکے سے دیدیا کہ اوس کے عطیہ کا بجز اللہ تعالےٰ اور اوس شخص کے جسکو دیا ہے کوئی نہیں جانتا اور ایک قوم تمام رات چلی حتی کہ اونکو ہر اوس چیز سے کہ مقابل نیند کے کی جائے نیند زیادہ عزیز ہوگئی اور سبھوں نے سر لٹکا دیئے پس ایک کھڑا ہوگیا کہ میری چاپلوسی کرنے لگا

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الانوار المحمدیہ

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر ظفر احمد عفا اللہ عنہ عرض رسا ہے کہ آجکل مسلمانوں کی جو حالت تنزل کی ہے اُس سے ہر شخص واقف ہے اور قریب قریب ہر شخص کو اسباب ترقی کی فکر ہے اور اپنی اپنی عقل کے موافق سب ہی رفع تنزل کے اسباب اور ترقی اہل اسلام کے ذرائع سوچتے ہیں اور اہل قلم نے مختلف عنوانوں سے اِس میدان میں بہت کچھ زور قلم دکھلایا ہے۔ مگر میرے خیال میں یہ مضمون ایسا خفی یا دقیق نہیں تھا جس میں عقلاء اختلاف کر کے مختلف طریقے تجویز کریں۔ بلکہ درحقیقت یہ مضمون ایسا بدیہی ہے کہ غایت بداہت ہی کی وجہ سے مخفی ہو گیا ہے۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ مسلمان مذہب اسلام کے اتباع کی وجہ سے مسلمان ہیں یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ عالم کی ترقی یہ ہے کہ اُس کا علم کامل ہو۔ زمیندار کی ترقی یہ ہے کہ اُس کی زمینداری کامل ہو تاجر کی ترقی یہ ہے کہ اوس کی تجارت کامل ہو۔ پہلوان کی ترقی یہ ہے کہ پہلوانی

کے فن میں کامل ہو۔

پس مسلمان کی ترقی بھی اسی میں ہے کہ وہ اسلام میں پورا ہو اور اوس
تنزل یہی ہے کہ اسلام میں ادہورا ہو۔ اگر مسلمان اتباع اسلام میں پورے
ہوں تو پہر وہ کبھی تنزل کی صورت نہیں دیکھ سکتے ولاتھنوا ولاتحزنو[1]
وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ سچا ارشاد اور بختہ وعدہ ہے جس
مسلمانوں کا ایمان ہے اور اگر وہ اسلام میں ادہورے ہیں تو کبھی ترقی نہیں پاسکتے
گو آسمان کے تارے بھی توڑ لائیں ؎

عزیزیکہ از درگہش سر بتافت ۔ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

وان یخذلکم[2] فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہٖ وعلی اللہ فلیتوکل
المؤمنون ۰ پس مسلمانو اگر ترقی چاہتے ہو تو اپنے اسلام و ایمان کو کامل کر
اگر تنزل سے نکلنا چاہتے ہو تو اس کمی کو دور کرو جو تمہارے اسلام میں
پیدا ہو چکی اور ہو رہی ہے یہ مجرب نسخہ ہے بارہا کا آزمودہ ہے تمہارے
اسلاف نے اس نسخہ کے استعمال سے ایسی ترقی حاصل کی ہے جس کی نظیر کوئی
قوم پیش نہیں کرسکی اسپر شاید ہمارے بعض دوست یہ کہیں گے ؎

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد ۔ پر طبیعت ادھر نہیں آتی۔

ہم جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی ترقی کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ وہ اپنے اسلام
کو کامل کرلیں مگر زمانہ کی مادہ پرستی کی زہریلی ہوا کا اثر طبائع پر کچھ ایسا غالب
ہوا ہے کہ روحانیت کی طرف اُن کو جھکنے ہی نہیں دیتا ہم دل سے یہ چاہتے
ہیں کہ ہم سے کوئی حرکت خلاف تعلیم اسلام صادر نہو مگر مادیت نفس پر

---

[1] سُست نہ ہو پریشان نہ ہو تم ہی سب سے بلند ہو گے اگر تم مومن ہو ۱۲

[2] ۔ اگر خدا تمہارا ساتھ چھوڑ دے تو پہر اوس کے بعد تمہاری مدد کون کرسکتا ہے؟
اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بہروسہ کرنا چاہیئے (اُسی کو راضی کر کے ترقی کی اُمید
رکھیں اُسکو ناراض کر کے ترقی کی ہوس نہ کریں ۱۲-

ہی قابو یافتہ ہوئی ہے کہ گناہوں سے بچنا دشوار اور طاعات کا بجالانا مشکل
سے مشکل تر ہوگیا۔ اس عذر کا جواب یہ ہے کہ کوئی مرض لاعلاج نہیں جبکہ
مریض اپنے کو بیمار سمجھکر علاج کا طالب ہو۔ ہاں جو مریض اپنے کو بیمار ہی نہ
سمجھے یا علاج نکرنا چاہے اس کا کچھ علاج نہیں۔ اب سنو اکہ تجربہ سے یہ بات
ثابت ہوگئی ہے کہ طاعات کی ہمت اور گناہوں سے نفرت پیدا کرنے میں ترغیب[۵]
ترہیب سے زیادہ مفید کوئی چیز نہیں۔ دیکھو جب بیمار کے سامنے دوائے تلخ لائی
جاتی ہے تو اول اول وہ اوس سے بہت گھبراتا ہے مگر جب اُس کے سامنے اس دوا
کے فوائد وثمرات بیان کیئے جاتے ہیں تو اب وہ دل سے اِس کے استعمال کا
خواہشمند ہوجاتا ہے اور اگر کسی شخص کے سامنے زہرآلود مٹھائی رکھی ہے جس کو
خبر نہیں کہ اسمیں زہر ملا ہوا ہے تو یقیناً وہ رغبت وشوق سے اُس کے کہانے کے
لئے ہاتھ بڑھائے گا۔ مگر جب اُس سے یہ کہدیا جائے کہ اِس مٹھائی کے کہانے کا
انجام ہلاکت ہے اور اس کی لذت وشیرینی جان لینے والی ہے تو کوئی اسکی
طرف منہ کرنا بھی پسند نکرے گا۔ صاحبو! ہم کو طاعت کی ہمت اِسی لیئے نہیں ہوتی
کہ ہم اُن کے لازوال فوائد اور دائمی راحت دینے والے منافع سے غافل ہیں گناہوں
سے نفرت اسی لیئے نہیں ہے کہ ہم اُن کے نتائج بد اور زہریلے آثار سے بیخبر ہیں
پس ضرورت اسکی ہے کہ طاعات کے فوائد سے اطلاع حاصل کیجائے اور گناہوں
کے انجام کو سوچا جائے دعوے سے کہا جاتا ہے کہ اِس طریق پر چندے کاربند
ہونے سے آپ کا وہ عذر زائل ہوجائے گا جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

اِس کے بعد غالباً آپ کو یہ اشتیاق پیدا ہوگا کہ ترغیب وترہیب کے
مضامین کہاں دیکھیں۔ کس طرح سُنیں تو میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ
علامہ امام حافظ حدیث زکی الدین عبدالعظیم المنذری رضی اللہ عنہ کی کتاب الترغیب
والترہیب اس باب میں بے نظیر ونایاب ہے اور حق یہ ہے کہ امام مذکور نے

۵ رغبت دلانا اور ڈرانا۔ ۱۲ منہ

یہ کتاب تالیف کر کے امت محمدیہ پر ایسا احسان عظیم کیا ہے جس کے شکر سے وہ سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ اجزائے خیر دے۔ برادرم محمد عثمان خان صاحب مدیر رسالہ الھادی کو کہ انہوں نے اس متبرک کتاب کا ترجمہ رسالہ الہادی میں سلسلہ شائع کر کے مسلمانان ہندوستان پر بہت بڑا احسان کیا جو کتاب الصدقات تک شائع ہو چکا ہے اور اس کے بعد ترجمہ کی خدمت اس ناچیز کے سپرد کی اور یہ درخواست کی کہ ترجمہ اس طرح کیا جائے کہ ترجمہ ہی معلوم نہ ہو بلکہ مستقل کتاب کی صورت میں ہو اور جا بجا حدیث کی شرح کے لیے کچھ فوائد بھی اضافہ کیئے جائیں۔

میں نے اللہ تعالے کے بھروسہ پر اس خدمت کو اپنے سر لے لیا کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ناچیز خدمت پسند آجائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو ہونیکا مجھے موقعہ مل جائے لہذا بنام خدا میں اس کام کو شروع کرتا ہوں اور حسب ارشاد حضرت اقدس حکیم الامۃ دامت برکاتہم اس کتاب کا نام الانوار المحمدیۃ تجویز کرتا ہوں اور اس کے ہر حصہ کو انوار سے تعبیر کیا جائے گا مثلاً انوار الصوم انوار الحج وغیرہ اور اس کے اتمام کے لیے بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہوں اللہ تعالے اس کتاب کو مقبول فرمائیں اور میرے بھائی مسلمانوں کو اس سے نفع پہونچائیں اور میرے لئے اسکو ذریعہ نجات بنا دیں آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۰

## انوار الصوم

شعائر اسلامیہ کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن رمضان کا روزہ ہے جسکی فرضیت قرآن سے ثابت ہے اور احادیث صحیحہ میں اسکی تاکید موجود ہے

اور امت کا اسکی فرضیت پر اجماع ہے جو شخص رمضان کے روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا روزہ سے استہزاء کرے مثلاً یوں کہے کہ جس کے گھر میں کھانے کو نہو وہ روزہ رکھے ایسا شخص کافر ہے اور جو فرض جانکر بلا عذر کے رمضان میں روزہ نرکھے وہ فاسق ہے افسوس! آجکل بہت مسلمان اس فریضہ کو ترک کرنے لگے ہیں اور جو اہتمام پہلے زمانہ میں تھا اب رفتہ رفتہ اُٹھتا جاتا ہے اسی لیے ہمارے سروں سے رحمت خداوندی کا سایہ اُٹھتا جارہا ہے۔

مسلمانو! ہوشیار ہوجاؤ اور اس فرض میں سستی نہ کرو اور غور سے ان احادیث کا مطالعہ کرو جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے فضائل بیان فرمائے ہیں تاکہ تمہاری ہمت بلند ہو۔

## فصل اوّل۔ اسمیں وہ احادیث مذکور ہونگی جنمیں اطلاق کے ساتھ روزہ کی فضیلت اور روزہ دار کی دعا کی فضیلت ذکر کیگئی ہے۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ آدمی کا ہر عمل اُسی کا ہے سوا روزہ کے کہ وہ میرا ہے اور میں ہی اُس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ایک ڈھال ہے پس آدمی کو چاہیئے کہ روزہ کے دن بیہودہ باتیں نہ بکے اور شور و شغب نکرے اور اگر کوئی اس کے ساتھ گالم گلوج ہو یا جھگڑا کرے تو (اُس سے) کہدے کہ میں روزہ سے ہوں میرا (آج) روزہ ہے (مجھے معاف کرو) قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالٰی کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جو اُسکو حاصل ہونگی ایک تو افطار کے وقت ہے کہ روزہ افطار کرکے وہ خوش[۱]

---

[۱] یہ خوشی اسبات کی ہے کہ الحمد للہ سلامتی کے ساتھ روزہ پورا ہوگیا اور خدا کا حکم ہم سے ادا ہوگیا اور اسوقت طبعاً اس سے بھی خوشی ہوتی ہے دن بھر کھانے پینے سے رُکے رہے اب

ہوتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جبکہ وہ اپنے پروردگار سے ملے گا تو (اسوقت) اپنے روزہ رکھنے سے خوش ہوگا (کہ بہت اچھا ہوا کہ میں دنیا میں اس نعمت سے محروم نرہا ورنہ آج بڑے ثواب سے محروم رہتا) اسکو امام بخاری نے روایت کیا ہے اور یہ لفظ انہی کے ہیں اور مسلم نے بھی اسکو روایت کیا ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ دار) میری وجہ سے کھانا پینا اور اپنے (نفس کی) خواہش کو چھوڑتا ہے (اس لیئے) روزہ (خالص) میرے واسطے ہے اور میں ہی اسکی جزا دوں گا (جو بحساب ہوگی) اور (باقی) نیکیوں کا ثواب دس گنا ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آدمی کے ہر عمل کا ثواب بڑھایا جاتا ہے ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے سات سو گنے تک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مگر روزہ (کہ اسکے ثواب کی کوئی حد نہیں) کیونکہ وہ خاص میرے واسطے ہے اور میں ہی اس کا بدلا دوں گا روزہ دار میری وجہ سے اپنی خواہش (کی چیزیں) اور کھانا چھوڑ دیتا ہے روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اسکو افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی اپنے پروردگار سے ملنے کے وقت ہوگی اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ مسلم کی دوسری روایت میں جسکو ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے یہ لفظ ہے کہ روزہ دار جب اللہ تعالیٰ سے ملیگا اور اللہ تعالیٰ اسکو (روزہ کا) ثواب دیں گے تو وہ خوش ہو جائے گا اس حدیث کو (امام) مالک اور ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے بھی روایت کیا ہے معنے سب کے متحد ہیں الفاظ میں کسیقدر اختلاف ہے۔ ترمذی کی ایک روایت میں (بخاری و مسلم کی روایت سے زیادہ) یہ آیا ہے کہ روزہ دوزخ کی آگ سے (بچنے کے لیئے) ڈھال ہے اور اگر کوئی جاہل کسی روزہ دار سے جہالت (کی باتیں) کرنے لگے تو اس سے کہدینا چاہیئے کہ میں روزہ سے ہوں میرا روزہ ہے

(بقیہ حاشیہ صلا) خوب شوق سے کھائیں گے مگر عارفین کو پہلی مرتبہ کی خوشی ہوتی ہے اور یہ دوسری خوشی عوام کی ہے ۱۲ مترجم

(مجھ سے ایسی باتیں نہ کرو) اور ابن خزیمہ کی روایت میں یہ آیا ہے کہ (اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں) روزہ دار میری وجہ سے کھانا چھوڑتا ہے میری وجہ سے پینا چھوڑتا ہے میری وجہ سے اپنی لذت (کی چیزیں) چھوڑتا ہے میری وجہ سے اپنی بیوی کو چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے لیے (دو خوشیاں ہیں افطار کے وقت تو وہ افطار سے خوش ہوتا ہے اور جب اپنے پروردگار سے ملے گا تو روزہ سے خوش ہوگا۔ حضرت سفیان بن عیینہ سے اللہ تعالےٰ کے اِس ارشاد کا مطلب دریافت کیا گیا (جو حدیث مذکور میں گذر چکا ہے) کہ انسان کا ہر عمل تو اُس کے واسطے ہے بجز روزہ کے کہ وہ میرے واسطے ہے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا (اور) اللہ تعالےٰ بندہ سے حساب لیں گے تو اس کے ذمہ (لوگوں کے) جسقدر حقوق اور مطالبات ہوں گے وہ اس کے تمام اعمال سے ادا کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اِس کے پاس روزہ کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا (اور اہل حقوق روزہ کو بھی چھیننا چاہیں گے) تو اللہ تعالےٰ باقی حقوق کو اپنے ذمہ لے لیں گے (اور روزہ کسی حقدار کو نہ دیا جائے گا) اور روزہ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ اسکو جنت میں داخل کر دیں گے۔ یہ حضرت سفیان بن عیینہ کا قول ہے اور یہ عجیب بات ہے۔ اور حدیث کے اس جملہ کی توضیح میں (علماء کی) اور بھی توجیہات ہیں مگر سب کے بیان کرنے کا یہاں موقع نہیں۔

(۲) اور حارث اشعری کی ایک حدیث پہلے گذر چکی ہے جسمیں یہ مضمون ہے کہ (حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بامر خداوندی بنی اسرائیل سے فرمایا کہ) میں تم کو روزہ کا حکم دیتا ہوں اور اسکی ایسی مثال ہے جیسے ایک محفل میں کوئی شخص مشک کی تھیلی

7

لغات۔ الرفث بفتح الراء والفاء یطلق ویراد بہ الجماع ویطلق ویراد بہ الفحش ویطلق ویراد بہ خطاب الرجل والمرأۃ فیما یتعلق بالجماع وقال کثیر من العلماء ان المراد بہ فی ہذا الحدیث الفحش وردی الکلام والجنۃ

عہ حافظ منذری کی عادت ہے ترغیب وترہیب کی احادیث کے لغات کی تشریح ہر حدیث کے ساتھ کیا کرتے ہیں، چونکہ ہم ترجمہ کے اندر ان لغات کو حل کر چکے ہیں اِس لئے انکی تشریح کا

(ہاتھہ میں) لیئے ہوئے بیٹھا ہو تو اس جماعت میں ہر شخص کو یہ خواہش ہوگی کہ مجھے بھی اسکی خوشبو سونگھنا چاہیئے اور (یاد رکھو کہ) روزہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبو دار ہے۔ الحدیث اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔ مگر ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ روزہ دار کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبو دار ہے۔ اور اسکو ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے انہی الفاظ سے جو اول مذکور ہوئے اور ابن حبان و حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور یہ حدیث پورے الفاظ کے ساتھ نماز میں اوہر اودہر دیکھنے کے باب میں گذر چکی ہے۔

(۳) اور عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کی سات قسمیں ہیں دو عمل تو استحقاق ثابت کرنے والے ہیں اور دو عمل ایسے ہیں جن کا عوض برابر ہے اور ایک عمل وہ ہے جس کا عوض دس گنا ہے اور ایک عمل وہ ہے جس کا عوض سات سو گنا ہے اور ایک عمل وہ ہے جسکے ثواب (کی مقدار) کو اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ خاص اسیکو معبود جانتا ہو کسیکو اسکے ساتھ (عبادت میں) شریک نہ کرتا ہو اسکے لیئے جنت کا استحقاق ثابت ہو گیا اور جو اللہ تعالےٰ سے اس حالت میں ملے کہ اس کے ساتھ کسیکو (عبادت میں) شریک سمجھتا ہو اسکے لئے دوزخ کا استحقاق ثابت ہوگیا۔ یہ دو عمل تو استحقاق ثابت کرنے والے ہیں ؎

۸

(بقیہ اللغات صفحہ) بضم الجیم ہو ما یجنبک ای یسترک و یقیک مما تخاف و معنی الحدیث ان الصوم یستر صاحبہ و یحفظہ من الوقوع فی المعاصی والخلوف بفتح الخاء المعجمۃ و ضم اللام ہو تغیر رائحۃ الفم من الصوم ۱۲ منہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ) ترجمہ زائد معلوم ہوا۔ لہذا ہم نے اس تشریح کو حاشیہ میں جگہ دیدی کیونکہ عوام کو تو اب ترجمہ کے بعد اسکی ضرورت نہیں البتہ علماء کو یہ تشریح بہت کام دینے والی ہے اسلئے اس کا بالکل حذف کر دینا ہی مناسب معلوم نہوا ۱۲ مترجم

(باقی آئندہ)

جو اکثر شادیوں میں ہوتا ہے تو اگر یہ گناہ خاص اسی جگہ پر ہے جہاں یہ بیٹھا ہوا ہے تب تو چھوڑ کر چلا آوے اور اگر کسی دوسری جگہ فاصلہ سے ہے تو اگر یہ دین کا پیشوا ہو کہ اس کے فعل کا دوسروں پر اثر پڑتا ہو تب بھی اسکو وہاں سے اٹھ آنا چاہیئے اور اگر دین کا پیشوا نہیں تو خیر کھانا کھا کر چلا آوے اسی طرح جو رسمیں شریعت کے خلاف اکثر شادیوں میں ہوا کرتی ہیں اور انہی سے وہ جلسہ گناہ کا جلسہ ہو جاتا ہے اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ وہاں نہ بیٹھنا چاہیئے اور رسمیں تو الگ رہیں خود آجکل برات ہی گناہ کا جلسہ ہے۔ اگر اس میں کوئی اور خرابی نہ ہو تو یہ خرابی ضرور ہی براتوں میں ہوتی ہے کہ جتنوں کی دعوت ہوتی ہے براتی اس سے زاید آجاتے ہیں جس سے اس بیچارے کو جس کے گھر برات جاتی ہے سخت وقت کا سامنا ہوتا ہے کہیں قرض لیتا ہے۔ کہیں اور کچھ فکر کرتا ہے۔ غرض بہت خرابی ہوتی ہے۔ پھر ایسے شخص کی نسبت جو بدون بلائے بارات وغیرہ میں جائے حدیث شریف میں یہ الفاظ ہیں کہ دخل سارقا وخرج مغیراً (یعنے چور بنکر گیا اور لٹیرا ہو کر واپس آیا) ایسے ہی شادی غمی کے موقع پر جو اکثر لوگ فخر اور دکھلاوے کے طور پر دعوت کرتے ہیں ان کی دعوت بھی قبول نہ کرنا چاہیئے۔ جو دعوت دین اور عبادت کے عوض ہو وہ درست اور جائز نہیں۔ جیسے تیجے وغیرہ میں قرآن اور کلمہ درود پڑھکر اسکے عوض میں دعوت اور الائچی دانے اور چنے وغیرہ ملتے ہیں اسی طرح وعظ کی خاص دعوت جو کہ وعظ کہنے کی وجہ سے کی گئی ہو درست نہیں یا وعظ کہہ کر کچھ اجرت وعظ کہلانے والے سے لینا درست نہیں ہاں اگر مدرسہ کی جانب سے وعظ کہنے پر مقرر ہو تو مدرسہ سے تنخواہ لینا جائز ہے جس کے دل میں کچھ بھی دین کی غیرت اور عزت ہوگی وہ خود ایسی باتوں سے پرہیز کرے گا۔ البتہ اگر وعظ کہنے والا مسافر ہو اور مسافرانہ طور پہ کھالیوے تو یہ اور بات ہے مگر پھر بھی جہاں پر وعظ ہوا اُس جگہ سے نہ کھاوے

۱۳

ایسا ہی مرید ہونے کے وقت پر پیر کی دعوت کرنا۔ کیونکہ بالکل عوض کی صورت ہے۔ اسی طرح بیعت ہونے کے وقت نذر اور ہدیہ دینا۔ اس میں ایک تو یہ خرابی ہے ہی کہ عوض کی صورت ہے اس کے علاوہ اس میں کئی اور بھی خرابیاں ہیں مثلاً بعض نادار غریب جو بیعت ہونا چاہتے ہیں وہ شرم کی وجہ سے رک جاویں گے۔ اسی طرح جس دعوت میں ذلت ہو اسکو بھی قبول نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ذلت سے بچنے کی شریعت میں تعریف آئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کو مناسب نہیں کہ اپنے کو ذلیل کرے ذلت کی دعوت زیادہ تر ایک ہے یعنے جو کہ مُردوں کے ثواب پہونچانے کے لئے دعوت کیجاتی ہے اور طالب علموں اور ملانوں وغیرہ کو بلایا جاتا ہے پس یہ دعوت ہے کہ اس کے کھانے والے عام لوگوں میں حقیر سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ کانپور ایک دفعہ ایک دعوت میں جاتے ہوئے بعض لوگوں کو طالب علموں کی بابت یہ کہتے ہوئے سُنا کہ خدا خیر کرے کس کے گھر چڑھائی ہوئی ہے۔ پس اس قسم کے کھانے کی دعوت ذلت ہے اس سے بچنا چاہیئے۔

۱۴

شامی[۱] نے لکھا ہے کہ عالموں کو اس دعوت سے بچنا چاہیئے جس میں ذلت ہو وجہ یہ ہے کہ عالموں کی ذلت خود علم کی ذلت ہے۔ قبول کرنے کے لائق صرف وہ دعوت ہے جو خالص محبت سے ہو حلال کمانا ہو نہ اس میں رسم کی پابندی ہو نہ فخر اور دکھلاوا ہو نہ ذلت ہو بلکہ اس کی وجہ محبت ہی محبت ہو۔ ایسے ہی ہدیہ میں بھی ہونا چاہیئے کہ نہ اس میں رسم کی پابندی ہو نہ دکھلاوا اور فخر ہو بلکہ صرف محبت ہی کی وجہ سے دیا جاوے۔ پس اس قسم کی دعوت اور ہدیہ سنت ہے۔ اسکو قبول کرنا بھی سنت ہے۔ کیونکہ اس کی غرض صرف محبت ہے۔ حدیث شریف میں ہے تہادوا تحابوا۔ یعنے ایک دوسرے کو ہدیہ دو تاکہ

[۱] ایک بڑے بھاری عالم کا نام ہے ۱۲

آپس میں محبت پیدا ہو جاوے باقی رسم کے طور پر جو کچھ دیا جاتا ہے جیسے شادی کے جوڑے وغیرہ اس میں محبت کا نام بھی نہیں ہاں اگر خالص محبت سے بلا قید رسم کے ہو تو جائز ہے بلکہ ایسا ہدیہ کہانے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔

(۶) ایک حق اُن حقوق میں سے جو کہ ایک مسلمان کے دوسرے پر ہیں بیمار پرسی ہے یعنی یہ کہ بیمار کا مزاج پوچھنے جائے۔ اس کے بھی آداب ہیں اسمیں بھی زیادتی کمی ہو رہی ہے چنانچہ بعض آدمی تو سرے سے بیمار کو پوچھنے ہی نہیں جاتے یہ تو کمی ہے اور بعض پوچھنے جاتے ہیں تو بجائے اس کے کہ بیمار کو ان سے راحت ہوتی اور الٹے تکلیف پہونچنے کا سبب بنتے ہیں وہاں جاکر زیادہ دیر تک بیٹھا رہنا یہ تکلیف کی بات ہے بیمار آدمی کو طرح طرح کی ضرورتیں اور حاجتیں ہوتی ہیں مگر وہ بیچارہ انکا لحاظ کرتا اور تکلیف اٹھاتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص تم میں سے بیمار پرسی کے لیے جائے تو بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے البتہ بیمار کی خدمت کرنیکا اور حکم ہے اسمیں بیمار کے پاس ہر وقت بیٹھنا جائز ہے کیونکہ خدمت کے لیے ہے لیکن خدمت تو ہر کسی پر ضروری نہیں خدمت کرنے والے تو خاص لوگ ہوتے ہیں مگر بیمار کو تکلیف سے بچانا سب پر ضروری ہے۔ بعض آدمیوں کی عادت ہے کہ بیمار آدمی کے پاس بیٹھکر فضول قصے ہانکا کرتے ہیں یا خود اس بیمار ہی سے بیماری کا سارا قصہ پوچھتے ہیں۔ ایسی باتوں سے بیمار کو تکلیف ہوتی ہے ان سے بچنا چاہیئے۔

(۷) ایک ان حقوق میں سے جنازہ میں شرکت ہے اور مرنے کے رشتہ داروں کو تسلی دینا اس کے بھی آداب ہیں جیسے جنازہ کو کندھا دینا قبر میں اُتارنا کچھ پڑھکر ثواب بخشنا مگر شریعت کے موافق ثواب بخشے جس سے اسکو نفع پہونچے ورنہ بیکار ہے جیسے بعض لوگ ثواب پہونچانے کے لیے مرنے کے پہننے کے تمام کپڑے اللہ واسطے دے دیتے ہیں اور سب وارثوں سے اجازت نہیں لیتے وارث نابالغ ہوتے ہیں جن کی اجازت بالغ ہونے سے پہلے معتبر نہیں سو مرنے کے چھوڑے ہوئے مال میں جسمیں تمام وارث شریک ہیں یہ تصرف ناجائز ہے ہاں اس مال کے بانٹ لینے کے بعد جس کا جی چاہے اپنے حصہ میں سے دے سکتا ہے اور ایسے کپڑے وغیرہ استعمال کی ہوئی چیزیں اکثر مسجدوں

مدرسوں میں آتی ہیں۔ اسلئے مدرسہ اور مسجد والوں کے ذمہ ضروری ہے کہ اِن باتوں کی تحقیق کرلیا کریں کہ یہ چیز وارثوں کے حصہ تقسیم ہونے کے بعد آئی ہے۔ یا ویسے ہی۔ وعظ ختم ہوا وعظ کا خلاصہ یہہ ہوا کہ آپس کے برتاؤ میں اس کا خیال رہے کہ مردہ اور زندہ سب کو نفع اور راحت پہونچے اور کسیکو تکلیف نہو اور ان کاموں میں سلیقہ اللہ والوں کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے مگر بعضے لوگ خود بزرگوں کے یہاں جاتے ہیں ایسی بے احتیاطی کرتے ہیں کہ اونکو تکلیف ہوتی ہے مثلاً جانے کے وقت اپنی فرصت کا تو لحاظ رکھتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ آیا یہ وقت اُنکی فرصت کا بھی ہے یا نہیں چاہے وہ وقت اُن کے آرام ہی کا ہو مگر ان کو اسوقت جاکر تکلیف دیجاتی ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اتنی دیر بیٹھتے ہیں کہ ان کے آرام کا سارا وقت ختم ہو جاتا ہے ان جانیوالے بزرگ کا تو کوئی نقصان نہوا مگر دوسرے آدمی کو جو تکلیف پہونچی وہ کس حد میں ہے سو یہ نہایت بے تمیزی اور حماقت ہے اگر اتفاق سے ایسے وقت جانا ہو تو بہت تھوڑی دیر بیٹھے۔ ایک شخص حاجی صاحب کے پاس ٹھیک دوپہر کے وقت آئے تھے جس سے حضرت کی نیند ضائع ہوتی۔ مگر حضرت اپنی خوش اخلاقی کیوجہ سے کچھ نہ فرماتے۔ ایک روز حضرت حافظ صاحب شہید علیہ الرحمۃ کو تاب نہ رہی اور اوس شخص کو سختی سے ڈانٹا اور کہا کہ بیچارے درویش رات کو جاگتے ہیں۔ دوپہر کا وقت تھوڑا سا سونیکا ہوتا ہے وہ تم خراب کر دیتے ہو یہ کس قدر بے انصافی ہے آخر کچھہ تو لحاظ چاہیئے حضرت حافظ صاحب کی یہ تیزی ضرورت کی وجہ سے تھی۔ بعض وقت اخلاق وعادات کی درستی بغیر سختی کے نہیں ہوتی۔ اور کسی کے پاس جانے میں ایک اس کا بھی خیال رکھیے کہ اطلاع کر کے جاوے اور مردانی بیٹھک میں جبکہ وہ عام لوگوں سے ملنے کے لیے مقرر ہو اگرچہ بغیر اطلاع کئے جانا درست ہے مگر خاص خلوت کے وقت وہاں بھی نہ جانا چاہیئے شاید تکلیف ہو یا ناگواری ہو۔ حاصل یہہ کہ ہر وقت ہر حالت میں اس کا بہت خیال رکھیئے کہ کسیکو اپنے سے تکلیف وگرانی نہ ہو فقط

۱۶

سلسلہ تسہیل المواعظ کا دوسری جلد کا آٹھواں واعظ ختم ہوا اب نواں شروع ہوگا۔

## روح چہاردہم

مالدار و نکو زکوٰۃ کی پابندی کرنا۔ یہ بھی مثل نماز کے اسلام کا ایک رکن یعنی بڑی شان کا ایک لازمی حکم ہے بہت سی آیتوں میں زکوٰۃ دینے کا حکم اور اُسکے دینے کا ثواب اور اُسکے نہ دینے کا عذاب مذکور ہے اور زیادہ آیتیں ایسی ہی ہیں جنمیں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم ہے یہ سب آیتیں قرآن مجید میں آسانی سے مل سکتی ہیں اور جو شخص عربی نہ جانتا ہو اُسکو ترجمہ والے قرآن میں مل سکتی ہیں اسلئے اِس جگہ صرف حدیثیں لکھتا ہوں (نمبر ۱) حضرت ابو درداؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے یا بلند عمارت ہے (کہ اگر زکوٰۃ نہ دے تو اسلام پر چل نہیں سکتا یا اسلام کے نیچے کے درجہ میں ہا) (طبرانی اوسط وکبیر) ف اس سے زکوٰۃ کا کتنا بڑا درجہ ثابت ہوا اور اُسکے نہ دینے سے مسلمانی میں کتنا بڑا نقصان معلوم ہوا۔ (نمبر ۲) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی اُس سے اُس کی بُرائی جاتی رہی (یعنی زکوٰۃ نہ دینے سے جو اُس مال میں نحوست اور گندگی آجاتی وہ نہیں رہی) (طبرانی اوسط وابن خزیمہ صحیح) ف معلوم ہوا کہ جس مال کی زکوٰۃ نہ دیجاوے اُسمیں برکت نہیں رہتی اسکی کچھ تفصیل نمبر ۱۳ و نمبر ۱۴ میں آتی ہے (نمبر ۳) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہو اُسکو چاہیئے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے (طبرانی کبیر) ف اِس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نہ دینے سے ایمان میں کمی رہتی ہے (نمبر ۴) عبداللہ بن معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص اُنکو کرے گا وہ ایمان کا ذائقہ چکھے گا۔ صرف اللہ کی عبادت کرو اور یہ عقیدہ رکھو کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دو کہ اسکا نفس اُسپر خوش ہو اور اُسپر آمادہ کرتا ہو الخ (یعنی اسکو روکتا نہ ہو) ف زکوٰۃ کا مرتبہ تو اس سے ظاہر ہوا کہ اُسکو توحید کے ساتھ ذکر فرمایا اور اُس کا اثر اس سے ظاہر ہوا کہ اُس سے ایمان کا مزہ بڑھ جاتا ہے۔ (نمبر ۵) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص سونے کا رکھنے والا اور چاندی کا رکھنے والا ایسا نہیں جو اُسکا حق (یعنی زکوٰۃ) نہ دیتا ہو مگر اُس کا یہ حال ہوگا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اُس شخص کے (عذاب کے لیئے) اُس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر اُن تختیوں کو جہنم کی آگ میں تپایا جائیگا پھر اُن سے اُسکی کروٹ اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائیگا جب وہ

۵۷

۵ کذا فی القاموس فی القنطرة ۱۲

(تختیاں) ٹھنڈی ہونے لگیں گی پھر دوبارہ انکو تپایا جائیگا (اور یہ اسدن میں ہوگا جسکی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی (یعنی قیامت کے دن میں) الخ (بخاری ومسلم واللفظ لمسلم) (۶) حضرت علی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مالداروں پر انکے مال میں اتنا حق (یعنی زکوٰۃ) فرض کیا ہے جو ان کے غریبوں کو کافی ہوجائے اور غریبوں کو بھوکے ننگے ہونیکی جب کبھی تکلیف ہوتی ہے مالداروں ہی کی (اس) کرتوت کی بدولت ہوتی ہے (کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے) یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ان سے (اسپر) سخت حساب لینے والا اور ان کو دردناک عذاب دینے والا ہے (طبرانی اوسط وصغیر) ف ایک حدیث میں اسکی تفصیل میں یہ بھی ارشاد ہے کہ محتاج لوگ قیامت میں اللہ تعالیٰ سے مالداروں کی یہ شکایت کریں گے کہ ہمارے حقوق جو آپنے انپر فرض کئے تھے انہوں نے ہمکو نہیں پہونچائے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیگا اپنی عزت وجلال کی قسم میں تمکو مقرب بناؤنگا اور انکو دور کردونگا (طبرانی صغیر و اوسط وابوالشیخ کتاب الثواب) (۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ ہمکو نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم کیا گیا ہے اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے اسکی نماز بھی (مقبول) نہیں ہوتی (طبرانی واصبہانی) اور ایک روایت میں ان کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے اور زکوٰۃ نہ دے۔ وہ (پورا) مسلمان نہیں کہ اس کا (نیک عمل اسکو نفع دے) (اصبہانی) ف لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ لوگ نماز بھی چھوڑ دیں اگر ایسا کریں گے تو اس کا عذاب الگ ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ بھی دینے لگیں (۸) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر وہ اسکی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائیگا جسکی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) اور اسکے گلے میں طوق (یعنی ہنسلی) کی طرح ڈالدیا جائے گا اور اسکی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہیگا میں تیرا مال ہوں میں تیری جمع ہوں پھر آپنے (اسکی تصدیق میں) یہ آیت پڑھی۔ ولا یحسبن الذین یبخلون الآیہ (اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانیکا ذکر ہے) (بخاری ونسائی) (۹) عمارہ بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (علاوہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے کے) اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں اور فرض کی ہیں پس جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو وہ اسکو (پورا) کام نہ دینگی جب تک سبکو ادا نہ کرے نماز زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج (احمد) ف اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز روزہ

۵۸

ف وردی موقوفا علی علی وہو اشبہ لکنہ مرفوع حکما ۱۲-

وہ حج بھی کرتا ہو مگر زکوٰۃ نہ دیتا ہو وہ سب بھی اسکی نجات کے لیے کافی نہیں (۱۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں جائیگا (طبرانی صغیر) (۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تو سب کے سامنے ظاہر ہونیوالی چیز ہے اسکو تو قبول کر لیا اور زکوٰۃ پوشیدہ چیز ہے اسکو خود کھالیا (حقداروں کو نہ دیا) ایسے لوگ منافق ہیں (بزاز) ف یعنی بعض لوگ نماز اسلیئے پڑھتے ہیں کہ نہ پڑھیں گے تو سبکو خبر ہوگی اور زکوٰۃ اسلیئے نہیں دیتے کہ اسکی کسیکو خبر نہیں ہوتی اور منافق ایسا ہی کرتے تھے ورنہ خدا کے حکم تو دونوں ہیں (۱۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس قوم نے زکوٰۃ دینا بند کر لیا اللہ تعالیٰ اُن کو قحط میں مبتلا کرتا ہے۔ اور ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن سے بارش کو روک لیتا ہے (طبرانی و حاکم و بیہقی) (۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مال میں زکوٰۃ ملی ہوئی رہی وہ اُسکو برباد کردیتی ہے (بزاز و بیہقی) ف زکوٰۃ ملنا یہ کہ اس میں زکوٰۃ فرض ہوجاوے اور نکالی نہ جاوے اور برباد ہونا یہ کہ وہ مال جاتا رہے یا اسکی برکت جاتی رہے جیسا اگلی حدیث میں مذکور ہے (۱۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مال خشکی میں یا دریا میں تلف ہوتا ہے زکوٰۃ نہ دینے سے ہوتا ہے (طبرانی اوسط) ف اور اگر باوجود زکوٰۃ دینے کے شاذ و نادر تلف ہوجاوے تو وہ حقیقت میں تلف نہیں ہے کیونکہ اُس کا اجر آخرت میں ملیگا اور زکوٰۃ نہ دینے سے جو تلف ہوا وہ سزا ہے اُسپر اجر کا وعدہ نہیں (۱۵) حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ میں اور میری خالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم اِن کی زکوٰۃ دیتی ہو ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تمکو اس سے ڈر نہیں لگتا تمکو اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہناوے اسکی زکوٰۃ ادا کیا کرو (احمد بسند حسن) یہ سب روایتیں ترغیب و ترہیب میں ہیں ف اِن حدیثوں سے یہ امور ثابت ہوئے (الف) زکوٰۃ کی ترغیب اور فضیلت (ب) زکوٰۃ نہ دینے کا وبال اور عذاب دنیا میں قحط مال کی بربادی یا بے برکتی اور آخرت میں دوزخ (ج) زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز و روزہ وغیرہ بھی مقبول نہ ہونا (د) زکوٰۃ نہ دینے والے کی حالت منافق کے مشابہ ہونا جس کا بیان نمبر ۱۱ کے ذیل میں گذرا (ہ) زکوٰۃ کا حقوق العباد کے مشابہ ہونا جیساکہ نمبر ۹ کے ذیل میں گذرا۔ اِس سے اسکی تاکید دوسری عبادتوں سے اور زیادہ بڑھ گئی اب چند ضروری مضامین زکوٰۃ کے متعلق لکھتا ہوں (پہلا مضمون) جن چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہوتی ہے وہ چیزیں یہ ہیں ایک چاندی سونا خواہ وہ روپیہ اشرفی ہو خواہ نوٹ کی شکل میں ہو پھر خواہ اپنے قبضہ میں ہو خواہ کسی کے ذمہ ادھار ہو جسکا اپنے پاس شبوت

یا اوہار لینے والا اقراری ہو خواہ چاندی سونے کے برتن یا زیور یا سچا گوٹہ ٹھپہ ہو۔ اگر صرف چاندی کی چیزیں ہوں اور وزن میں ساڑھے چون روپیہ کی برابر ہو جاوے اور اگر چاندی کے ساتھ کچھ سونے کی بھی چیزیں ہوں اور سونیکے دام چاندی کے وزن کے ساتھ ملکر وہی ساڑھے چون روپیہ کے برابر ہو جاوے تو جس دن سے ان چیزوں کا مالک ہوا ہے اس دن سے اسلامی سال گذرنے پر اسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہوگی اور احتیاط یہ ہو کہ اگر پچاس روپیہ کی برابر بھی مالیت ہو تب بھی سوا روپیہ زکوٰۃ کا دیدے اور دوسری چیز جس میں زکوٰۃ فرض ہے سوداگری کا مال ہو جب وہ قیمت میں اتنے کا ہو جس کا ابھی بیان ہوا ہے اور اس قیمت کی مقدار سے بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ مسلمانوں میں کثرت سے ایسے لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ فرض ہے کیونکہ اتنے زیور سے یا سوداگری کی اتنی مالیت سے بہت کم گھر خالی ہونگے مگر وہ اس سے غافل ہیں سو اس کا ضرور خیال کرنا چاہیئے تیسری چیز ایسے اونٹ یا گائے بھینسیں یا بھیڑ بکریاں ہیں جنکو صرف دودھ اور بچے حاصل کرنیکے لیے پالا ہو اور وہ جنگل میں چرتے ہوں چونکہ اس ملک میں اس کا رواج کم ہے لہذا اُن کی تعداد جسمیں زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے نہیں لکھی گئی جسکو ضرورت ہو عالموں سے پوچھ لے چوتھی چیز عشری زمین کا پیداوار ہے اسکے مسائل بھی عالموں سے پوچھ لیے جاویں پانچویں چیز صدقہ فطر ہے جو عید کے دن زکوٰۃ والوں پر تو سب پر واجب ہے اور بعضے ایسے شخصوں پر بھی واجب ہے جن پر زکوٰۃ واجب نہیں اسکو بھی کسی عالم سے پوچھ لیں یہ اپنی طرف سے اور نابالغ بچوں کی طرف سے دینا چاہیئے۔ (دوسرا مضمون) سب سے زیادہ زکوٰۃ کے حقدار اپنے غریب رشتہ دار ہیں خواہ بستی میں ہوں یا دوسری جگہ اُن کے بعد اپنی بستی کے دوسرے غریب لیکن اگر دوسری بستی کے لوگ زیادہ غریب ہوں تو پھر اُن ہی کا حق زیادہ ہے۔ مگر جن کو زکوٰۃ دینا ہو وہ نہ بنی ہاشم ہوں یعنی سید وغیرہ اور نہ زکوٰۃ دینے والے کے ماں باپ یا دادا دادی یا نانا نانی یا اولاد یا میاں بی بی لگتے ہوں اور کفن یا مسجد میں لگانا بھی درست نہیں البتہ میت والے کو اگر دیدے تو درست ہے مگر پھر اسکو کفن میں لگانے نہ لگانے کا اختیار رہوگا اور اسیطرح ہر انجمن یا ہر مدرسہ میں دینا درست نہیں جبتک مدرسہ والوں اور انجمن والوں سے پوچھ نہ لے کہ تم زکوٰۃ کو کس طریقہ سے خرچ کرتے ہو اور پھر کسی عالم سے پوچھ لے کہ اس طریقہ سے خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں (تیسرا مضمون) مسلمانوں کی زیادہ پریشانی ظاہری و باطنی کا سبب افلاس ہے اور زکوٰۃ اوس کا کافی علاج ہے اگر مالدار فضول خرچی نکریں اور ہٹے کٹے محنت مزدوری کرتے رہیں اور معذور لوگوں کی زکوٰۃ سے امداد ہوتی رہے تو مسلمانوں میں ایک بھی ننگا بھوکا نہ رہے حدیث ۶۰ میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں یہ مضمون صاف صاف مذکور ہے فقط

اشرف علی عفی عنہ

غیرت حق گوشمالش داد زود / زانکہ فرمودہ است اوفوا بالعقود

اتفاقاً دزد چندے تاختند / اندران کہسار منزل ساختند

بست از دزدان بُدند آنجا و بیش / بخش میکردند مسروقات خویش

شحنہ را غماز آگہ کردہ بود / مردمِ شحنہ در افتادند زود

ہم بدآنجا پاے چپ و دست راست / جملہ ببریدند و غوغاے بخاست

دست زاہد ہم بریدہ شد غلط / پاش را ہم خواست ہم کردن سقط

۱۶۵

در زمان آمد سوارے بس گزین / بانگ بر زد بر عوان کاے سگ ببین

این فلان شیخ ست ابدالِ خدا / دست او را تو چرا کردی جُدا

آن عوان بدرید جامہ تیز رفت / پیش شحنہ داد آگاہیش تفت

شحنہ آمد پا برہنہ عذر خواہ / کہ ندانستم خدا بر من گواہ

ہین بحل کن مرمرا زین کار زشت / اے کریم و سرورِ اہل بہشت

گفت میدانم سبب این نیش را / مے شناسم من گناہِ خویش را

| | |
|---|---|
| من شکستم حرمت ایمان او | پس یمینم برد داد ستان او |
| بد شکستم عہد دانستم بدست | تا رسید آن شومی جرأت بدست |
| دست ما و پاے و مغز و پوست | باد اے والی فدائی حکم دوست |
| قسم من بود این ترا کردم حلال | تو ندانستی ترا نبود وبال۔ |
| آنکہ او دانست او فرمانرواست | با خدا ساماں پیچیدن کراست |

جوں ہی اونہوں نے امرود کے درخت سے میوہ توڑا اور اپنے عہد و پیمان میں سست ثابت ہوئے فوراً ہی حق سبحانہ کی طرف سے تادیب ہوئی اور اون کی آنکھیں کھولدیں اور کان کھینچ دیئے ۱۶۶
اسکی تفصیل تو ہم بعد کو بیان کریں گے پہلے اتنی بات سن لو کہ راہِ حق میں مخلصین کے لیے بہت خطرے ہیں۔ اگر تم عہد کرتے ہو تو سمجھ لو کہ اس طریق میں بہت سے امتحانات ہیں تمکو اون کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ اور اگر تم امتحانات کی طاقت نہیں رکھتے تو ایسا عہد ہی مت کرو۔ جسکو تم پورا نہ کرسکو اور اُس کا تمکو مکلف بھی نہ بنایا گیا ہو اور اسلم طریق یہ ہے کہ خطرہ میں نہ پڑو اور اوس سے کود کر الگ کھڑے ہوجاؤ۔ اور عہد کرلینے کی صورت میں تو اوسکا پورا ہی کرنا ضروری ہے خواہ کچھہ ہی کیوں نہو۔ لیکن یہ بھی خدا ہی کے قبضے میں ہے۔ کیا معلوم وہ کسے توفیق عطا کرتے ہیں اور کسکو ایفائے عہد کی توفیق اور ہمت دیتے ہیں اور کسے نہیں دیتے۔ لہذا اسلم یہی ہے کہ غیر ضروری عہد نہ کیا جائے۔ مولانا اِس کے بعد مناجات فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بسا اوقات ہم نے بہت سے معاملات میں عہد کیا ہے اور بہت مرتبہ تجھ سے خفیہ طور پر عہد کئے ہیں۔ لیکن ہم میں اتنی قوت کہاں ہے کہ اونکو انجام کو پہونچادیں۔ بلکہ ہم ایسا کرنے سے عاجز اور ضعیف اور مجبور ہیں اور جو کچھہ کرتے ہیں

یہ آپکی عنایت کے سبب سے کرتے ہیں اگر آپ کا فضل ہماری مدد کرے تو ہماری بڑی خرابی ہے کیونکہ ہم سے عہد پورا نہ ہوگا اور اوس کے بعد رسوائی ہوگی۔ بس آپ اپنے فضل سے ہمارے عہدوں کو وفا کے ساتھ مقرون اور ہمیشہ اونکو مضبوط رکھئے۔ دیکھئے وہ ٹوٹنے نہ پاویں ورنہ ہماری بڑی ذلت ہوگی اچھا اب ہم قصہ کیطرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب اوس فقیر نے عہد توڑا تو فوراً ہی مصیبت میں پھنس گیا اور حق سبحانہ نے اوسکو فوراً سزا دی۔ کیونکہ اوس نے ایفاء عہد کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اوفوا بالعقود یعنی جو معاملات تم حق سبحانہ کے ساتھ یا آپس میں علی الوجہ المشروع طے کرلو۔ اونکو پورا کیا کرو اور اوس نے ایسا کیا نہیں لہذا اسکو جب سزا ہوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ اتفاقاً چند چور بھاگے ہوئے آئے اور آکر اُس پہاڑ میں ٹہر گئے جہاں وہ فقیر رہتا تھا۔ چور تعداد میں کچھ اوپر بیس تھے یہ سب کے سب وہاں قیام کرکے مال مسروقہ کو تقسیم کر رہے تھے چونکہ کسی مخبر نے کوتوال کو چوروں کی بابت اطلاع کردی تھی۔ لہذا اوسی حالت میں دوڑ پہنچ گئی اور مال سمیت سب کو گرفتار کرلیا۔ اور سب کے داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں وہیں کاٹ ڈالے گئے۔ اسی ہلڑ میں فقیر کا ہاتھ بھی غلطی سے کاٹ ڈالا گیا۔ پاؤں کو بھی کاٹنا چاہتے تھے کہ فوراً ہی ایک خلیق سوار نمودار ہوا۔ اور اوس نے پولیس مین کو ڈانٹا کہ او دیکھ کیا کرتا ہے یہ فلاں بندگی اور ابدال وقت ہیں تو نے انکا ہاتھ کیوں کاٹا۔ اوس پولیس مین نے یہ سنکر کپڑے پھاڑ لئے اور کوتوال کے پاس دوڑا ہوا گیا اور فوراً اوسکو واقعہ کی اطلاع دی کوتوال ننگے پاؤں معذرت کے لیے حاضر ہوا اور کہا کہ خدا گواہ ہے مجھے آپ کے متعلق کوئی علم نہ تھا آپ میری اس بیہودہ حرکت کو معاف فرمادیں۔ آپ کریم ہیں اور اہل بہشت میں آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے اونھوں نے جواب دیا کہ اس عقوبت کی وجہ مجھے معلوم ہے اور میں اپنے گناہ سے خوب واقف ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے عہد خداوندی کی ہتک حرمت کی تھی لہذا اوسکی عدالت نے اس جرم میں میرا ہاتھ کاٹ ڈالا میں نے اوس کا عہد توڑا تھا اور جانتا تھا کہ یہ برا کام ہے اوس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اوس کا وبال میرے ہاتھ پر پڑا۔ لیکن اے والی مجھے اس کا کوئی غم نہیں میں تو چاہتا ہوں کہ میرے ہاتھ میرے پاؤں میرا مغز میری کہاں غرض سب اجزا میرے دوست کے حکم پر قربان ہوجائیں۔

۱۶۷

فی الحقیقت میں اِس کا مستحق تہا لہذا میں تمکو معاف کرتا ہوں اور میرا یہ خون ہدر ہے جس کا نہ کسی سے مطالبہ ہوسکتا ہے اور نہ معاوضہ لیا جاسکتا ہے کیونکہ تمکو تو علم نہ تہا تمپر تو اس سیلئے وبال ہوگا اور جبکو علم تہا وہ خود حاکم ہے اول تو خدا کو پلٹنے کا کسکو یارا ہے اور اوس سے کون کہے کہ آپ نے یہ کیوں کیا پہر میرا قصور بہی تہا اِس لیے اِس ہاتہہ کٹنے کا مطالبہ کسی سے نہیں ہوسکتا۔

چونکہ از امرود بن میوہ شکست | گشت اندر نذر و عہد خویش سست

یعنی جبکہ امرود کے درخت سے میوہ توڑ لیا تو اپنی نذر اور عہد میں سست ہوگیا۔ ۱۶۸

ہم در آندم گوشمال حق رسید | چشم او بکشاد و گوش او کشید

یعنی اوسیوقت حق تعالی کیطرف سے گوشمالی پہونچی جس نے کہ اوسکی آنکہیں کہولدیں اور اوس کا کان کہینچدیا۔ گوشمالی کا ذکر آگے آوے گا۔ یعنی جیسے ہی اوس نے امرود توڑ کر کہائے ویسے ہی حق تعالے کی طرف سے سزا مسلط ہوئی جس کا ذکر آگے آوے گا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ

مخلصان باشند دائم در خطر | امتحانہا ہست در رہ اے پسر

یعنی مقتربین ہمیشہ خطرہ میں رہتے ہیں اور اے صاحبزادے راہ (حق) میں بہت سے امتحانات ہیں۔

عہد را باید وفا اے جان من تا نمانی شرمسار و ممتحن

یعنی اے میری جان عہد کو وفا کرنا چاہیئے تاکہ تم شرمندہ اور ممتحن نہ ہو جاؤ۔ مطلب یہہ کہ جہاں تک ہو سکے جو عہد حق تعالےٰ سے قولاً یا فعلاً کرو اوسکو پورا کرو۔

یا مکن نذرے کہ نتوانی وفا بر خطر منشین و بیرون جہ ہلا

یعنی یا ایسی نذر ہی مت کرو جسکو کہ پورا نکر سکو تم خبردار خطر پر مت بیٹھو۔ اور باہر نکل جاؤ۔ مطلب یہ کہ یا تو وفا کرو اور اگر جانو کہ وفا نہ کر سکو گے تو پھر عہد ہی مت کرو۔ اور سچ یہی ہے کہ جو چیزیں کہ شریعت نے ہمارے ذمہ نہیں کیں ہیں اون کے علاوہ دوسری چیزیں اپنے سر رکھہ لیں تو اوسمیں بعض مرتبہ امتحان حق ہو جاتا ہے آگے فرماتے ہیں کہ

نذر را باید وفا در راہ حق لیک حق تا خود کرا بدہد سبق

یعنی راہ حق میں نذر کو وفا کرنا چاہیئے لیکن خود حق تعالیٰ ہی دیکھئے کسکو سبقت دیتے ہیں مطلب یہ کہ راہ حق میں وفاء عہد ضروری ہے مگر وفاء عہد کی بھی توفیق حق ہی دے تو ہی ہو سکتا ہے چونکہ وفاء عہد توفیق حق پر منحصر تھا اسلئے آگے حق تعالیٰ سے دعا فرمانے لگے کہ

۱۶۹

عہدہا بستیم بس در کارہا نذرہا کردیم در سر بارہا

اے اللہ ہمنے بہت سے کاموں میں عہد باندہے اور پوشیدگی میں بارہا نذریں کیں۔

قوت آن کو کہ پایان آوریم عاجزیم و ناتوان و مضطریم

یعنی وہ قوت کہاں ہے کہ ہم پورا کر سکیں۔ ہم تو عاجز اور ناتوان اور مضطر ہیں۔

گر نہ فضلت دستگیر ما شود وائے بر ما زانکہ رسوائی بود

یعنی اگر آپ کا فضل ہمارا دستگیر نہو تو ہمپر افسوس ہے اسلئے کہ رسوائی ہوگی

نذر مارا باوفا پیوستہ دار عہد مارا از کرم دار استوار

یعنی ہماری نذر کو وفا کے ساتھہ قرین رکھئے اور ہمارے عہد کو کرم سے استوار رکھیئے۔ اب دعا کرکے پہر رجوع بقصہ فرماتے ہیں کہ۔

باز گشتم سوئے قصہ کان فقیر عہد چون بشکست در دم شد اسیر

یعنی میں پہر اوس فقیر کے قصہ کی طرف لوٹتا ہوں کہ جب اوس نے عہد توڑا تو وہ فوراً قید ہوگیا۔

۱۷۰ غیرت حق گوشمالش داد زود زانکہ فرمود ست اوفوا بالعقود

یعنی غیرت حق نے اوسکو جلدی ہی گوشمالی دی۔ اسلئے کہ فرمایا ہے کہ اوفوا بالعقود۔

جمع از دزدان بدند آنجا مگر درمیان آوردہ بے مر سیم و زر

یعنی چورونکی ایک جماعت اوسجگہ تہی شاید کہ وہ بے انتہا روپیہ پیسہ لائے تہے۔

اتفاقاً دزد چندے تاختند و ندران کہسار منزل ساختند

یعنی اتفاقاً چند چور دوڑے اور اوس کہسار میں اونہوں نے منزل بنائی۔ یعنی وہیں چورونکی جماعت تہی جنہوں نے کہ ایک بہت بڑا ڈاکہ ڈالا تہا اتفاقاً وہ لوگ اوس کہسار میں آکر جمع ہوگئے تہے۔

# اوس شیخ کو اون چورون کے ساتھ متہم کرنا اور اسکا ہاتھ کاٹ ڈالنا

بست از دزدان بُدند آنجا و بیش  بخش مے کردند مسروقات خویش

یعنی اوس جگہ چور بیس یا اس سے زیادہ تھے اور اپنے مسروقات کو تقسیم کر رہے تھے۔

شحنہ را غماز آگہ کردہ بود  مردم شحنہ در افتادند زود

یعنی غماز نے کوتوال کو آگاہ کر دیا تھا۔ (کہ چور فلاں پہاڑ میں ہیں) تو کوتوال کے آدمی جلدی سے (اوسمیں) گھس پڑے۔

شحنہ حالے عزم آن کہسار کرد  جملہ را بگرفت و بست آن شیر مرد

یعنی کوتوال نے اوسیوقت ارادہ اوس کہسار کا کیا اور سب کو اوس شیر مرد نے پکڑ کر باندھ لیا۔

پس بفرمود از غضب جلاد را  دست و پائے ہر یک از تن کُن جُدا

یعنی پھر غصہ کی وجہ سے جلاد کو حکم دیا کہ ہاتھ پاؤں ہر ایک کا تن سے جدا کر دو۔

ہم بُد آنجا پائے چپ و دست راست  جملہ را ببرید غوغائے بخاست

یعنی اوسمگہ پر بایاں پاؤں اور سیدھا ہاتھ سب کا کاٹ دیا تو ایک شور پیدا ہو گیا۔

۱۷۱

دست زاہد ہم بریدہ شد غلط پاش را میخواست ہم کردن سقط

یعنی زاہد کا بھی ہاتھہ غلطی سے کاٹا گیا۔ اور اوسکے پاؤں کو بھی کاٹنا چاہتے تھے۔

در زمان آمد سوارے بس گزین بانگ بر زد بر عوان کای سگ ببین

یعنی اوسیوقت ایک سوار بہت برگزیدہ آیا۔ اور اوس نے سپاہی کو للکارا کہ اے کتے دیکھ

این فلان شیخ است ابدالِ خدا دست او را تو چرا کردی جدا

یعنی یہ تو فلان شیخ ابدالِ خدا ہے تو نے اوسکے ہاتھہ کو کیوں (تن سے) جدا کیا۔

آن عوان بدرید جامہ تیز رفت پیش شحنہ داد آگاہیش تفت

۱۷۴ یعنی اوس سپاہی نے کپڑے پھاڑ لئے اور تیزی سے کوتوال کے پاس گیا اور اوس کو فوراً آگاہی دی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوار جو آیا یہ غیبی تھا اور چونکہ اوس شیخ نے ہاتھہ سے تو خیانت کی تھی مگر پاؤں سے کچھہ نہ کیا تھا لہذا ہاتھہ تو کٹ گیا مگر پاؤں کٹنے نہ پایا تھا کہ فوراً اوس سوار غیبی نے آکر بچا لیا سبحان اللہ تعالی اللہ علواً کبیرا۔ غرض کہ جب اوس سپاہی نے جاکر کوتوال سے کہا تو اوسکی یہ حالت ہوئی کہ

شحنہ آمد پا برہنہ عذر خواہ کہ ندانستم خدا بر من گواہ

یعنی کوتوال ننگے پاؤں عذر خواہی کرتا ہوا آیا کہ خدا گواہ ہے میں نے آپ کو جانا نہ تھا۔

ہین بحل کن مر مرا این کارِ زشت اے کریم و سرورِ اہلِ بہشت

یعنی یہ کارِ زشت مجھے معاف فرما دیجئے اے کریم اور اے سرور اہلِ بہشت

(باقی آیندہ)

ولا دخلتم بیتا تستظلون به ولسرتم الی الصعدات تلدمون صدورکم و تبکون علی انفسکم رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء کذا فی المنہج القوی

اور نہ کسی گھر میں سایہ ڈھونڈھنے کے لئے داخل ہو اور جنگلوں کی طرف نکل جاؤ اپنے سینے کوٹتے ہوئے اور اپنی جانوں پر (یعنی حالت پر) رویا کرو روایت کیا اسکو ابن عساکر نے ابو الدرداء سے اسیطرح ہے منہج قوی میں

**قوله** فجهد فی البیع ان لا یخدعوك اشارة الی الحدیث قال رجل للنبی صلی الله علیه وسلم انی اخدع فی البیوع فقال اذا بایعت فقل لاخلابة ولی الخیار ثلثة ایام کذا فی الهدایة و اخرج الحاکم معناه وفیه فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم الخیار ثلثة ایام وفیه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم بع وقل لاخلابة واخرجه الشافعی والبیهقی وابن ماجه والطبرانی فی الاوسط والکبیر کذا فی نصب

**قول صاحب مثنوی** ۔ فجهد فی البیع ان لا یخدعوك اشارہ ہے اس حدیث کی طرف کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں بیع میں دہوکا کھاجاتا ہوں (پہر بعد میں پچتاتا ہوں) آپنے فرمایا جب بیع کیا کرو یوں کہدیا کرو کہ دہوکہ کی بات نہیں اور مجھکو تین دن تک اختیار ہے (خواہ بیع کو باقی رکھوں خواہ فسخ کردوں) اسیطرح ہے ہدایہ میں اور حاکم نے اس کا مضمون روایت کیا ہے اور اسمیں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز تک اختیار مقرر فرمایا اور اسمیں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ بیع کردیا کرو اور یوں کہدیا کرو کہ دہوکہ کی بات نہیں اور روایت کیا اسکو شافعی نے اور بیہقی نے اور ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط اور کبیر میں

الرایۃ لابن حجر ص ۲۷۹

**قولہ نوم عالم الخ**
کنوز الحقائق
للمنادی
عن الغربی
نوم العالم
عبادۃ
ونفسہ
تسبیح
ج ۲ ص ۱۲۶

**قولہ** نار دوزخ الخ فی حدیث
البخاری یخلص
المؤمنون من النار
فیحبسون علی قنطرۃ
الی قولہ حتی اذا ھذبوا
ونقوا اذن لہم فی دخول
الجنۃ وفی المرقاۃ عن ابی
امامۃ احفظوا القرآن فان اللہ
لا یعذب بالنار قلبا وعی
القرآن رواہ فی شرح
السنۃ وھو مرفوع حکما

۴۲

اسیطرح ہے ابن حجر کے نصب الرایہ میں

**قول صاحب مثنوی۔** نوم عالم الخ مناوی
کے کنوز الحقائق میں غربی سے منقول ہے
کہ عالم کا سونا عبادت ہے اور اس کا سانس تسبیح
ہے۔ **ف** عالم سے مراد عارف ہے چونکہ اوسکی
نیت بہانے میں بھی دین ہی کی ہوتی ہے
اسلیئے اوسکو نوم پر بھی ثواب ملتا ہے اسیطرح
اوسکو سانس میں اوس کے من اللہ نعمت
ہونیکا استحضار رہتا ہے جو حقیقت ہے شکر کی
اسلیئے اوسپر بھی مثل تسبیح کے ثواب ملتا ہے

**قول صاحب مثنوی** در شرح مجلس کشیدن
بادشاہ ہے فقیہہ را۔ الخ۔ نار دوزخ جز کہ قشر
افشار نیست * نار را با ہیچ مغزے کار نیست
ور بود مغزے نار شعلہ زن * بہر تحقیق دان
نہ بہر سوختن * بخاری کی حدیث میں ہے
کہ مومنین دوزخ سے رہائی پاکر ایک پل پر
روک لیئے جاوینگے یہانتک مضمون چلا گیا
ہے کہ جب صاف اور پاک کر دیئے جاوینگے
اوسوقت ان کو جنت میں داخل ہونیکی
اجازت دیدی جاویگی اور مرقات میں
ابو امامہ سے روایت ہے کہ قرآن مجید کو یاد کرو

ثم رأيت في شرح الاحياء
للزبيدي برواية الحكيم
الترمذي في نوادر
الاصول وبرواية
امام الرازي كما في
فوائده عن ابي امامة
مرفوعا ان الله
لا يعذب قلبا وعى
القرآن ج ۲ ص ۳۴ وفي
المتفق عليه وحرم
الله تعالى على النار
ان تاكل اثر السجود
فكل ابن آدم تاكله النار
الا اثر السجود

**قوله** حديث الصدق
طمانينة والكذب ريبة
في الحاشية ما تعريبه روى
عن الترمذي واحمد والنسائي
وحسنه الترمذي وصححه الحاكم

**قوله** حديث جز يا مؤمن فان نورك
اطفأ ناري اورده في المقاصد

اللہ تعالی ایسے قلب کو دوزخ کا عذاب نہ
دیں گے جس نے قرآن مجید کو یاد کیا ہوگا۔
روایت کیا اسکو شرح سنت میں اور یہ حکماً
مرفوع ہے پھر میں نے زبیدی کی شرح احیاء
میں حکیم ترمذی کی روایت سے جو نوادر الاصول
میں ذکر کی ہے اور امام رازی کی روایت سے
جو ان کے فوائد میں ہے ابوامامہ سے
مرفوعاً دیکھا ہے کہ اللہ تعالی ایسے قلب کو
عذاب نہ دیں گے جس نے قرآن یاد کیا
ہوگا اور بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے
کہ اللہ تعالی نے نار پر سجدات کو حرام
کیا ہے کہ وہ سجدہ کے اثر کو کھاوے پس
آدمی کے تمام بدن کو آگ کھالے گی۔
بجز اثر سجدہ کے۔

**قول مثنوی**۔ حدیث الصدق
طمانینۃ والکذب ریبۃ حاشیہ میں
ہے کہ حدیث ترمذی اور احمد اور نسائی
سے روایت کی گئی ہے اور ترمذی نے
اسکی تحسین کی اور حاکم نے اسکی تصحیح کی

**قول صاحب مثنوی** حدیث جز
یا مؤمن فان نورک اطفأ ناری اسکو

۴۷

الحسنۃ باب النار مرفوعاً بلفظ تقول النار للمؤمن یوم القیامۃ جزیا مؤمن فقد اطفأ نورک لھبی عن الکبیر للطبرانی وکامل ابن عدی ونوادر الاصول للحکیم الترمذی واحد الرواۃ فیہ منصور بن عمار قال فیہ بعضہم انہ لیس بالقوی وقال بعضہم منکر الحدیث وقال بعضہم فی الحدیث ارجوان یکون صحیحاً اھ ملخصا بمعناہ

مقاصد حسنہ باب النار میں مرفوعاً کبیر طبرانی سے اور کامل ابن عدی سے اور نوادر الاصول حکیم ترمذی سے ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ دوزخ مومن سے قیامت کے روز کہے گی کہ اے مومن (جلدی سے) گذر جا تیرا نور میرے شعلہ کو بجھائے دیتا ہے اور اسمیں ایک راوی منصور بن عمار ہے اس کے باب میں بعض نے کہا ہے کہ قوی نہیں اور بعض نے منکر الحدیث کہا ہے اور بعض نے اس حدیث کے بارہ میں یہ کہا ہے کہ مجھکو امید ہے کہ یہ صحیح ہوگی۔ یہ اوس کا خلاصہ مضمون ہے

**قول الشارح** حدیث الخ فی المقاصد الحسنۃ عن الخطیب وجعفر السراج وابن مرزبان والدیلمی والطبرانی والخرائطی والبیہقی من تضعیف عسیٰ ان ینجبر بتعدد الطرق ولفظہ

**قول صاحب کلید حدیث** الخ مقاصد حسنہ میں خطیب سے اور جعفر سراج سے اور ابن مرزبان سے اور دیلمی سے اور طبرانی سے اور خرائطی اور بیہقی سے مع ایسی تضعیف کے جو تعدد طرق سے منجبر ہوسکتی ہے اسکو وارد کیا ہے اور اس کے یہ الفاظ ہیں جو شخص عاشق ہوجاوے پھر عفیف رہے (کہ کوئی فعل خلاف شرع نہ کرے حتی کہ معشوق کا تصور تک قصداً نہ کرے اور اس سے بات چیت کرنا یا اسکو دیکھنا تو بڑی بات ہے)

(باقی آیندہ)

لوگوں نے کہا کہ حضرت یہ حیدرآباد کے وزیر ہیں فرمایا کہ پھر میں کیا کروں۔ غرضکہ بہت کہنے سننے سے اجازت دی کہ دو بجے شب تک اجازت ہے وہ رئیس اوسوقت پر فوراً روانہ ہوگئے۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ کو فرماتے تھے کہ وہ قطب ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ ایک مرتبہ مولانا رہ کے یہاں ایک غیر مقلد مولوی صاحب گئے کہ دیکھوں مولانا سنت کے پابند ہیں یا نہیں جب ہی جاکر مسجد میں بیٹھے ہیں اور مولانا نے آڑے ہاتھوں لیا کہ تم نے تحیۃ المسجد تو پڑھی نہیں دیکھو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھو اور یہ بھی فرمایا کہ مولانا بہت ہی متبع سنت تھے حدیث بھی پڑھایا کرتے تھے مگر کوئی ضابطہ نہیں تھا کبھی فرمایا کہ بھائی بخاری شریف اوٹھا لاؤ کبھی فرمایا کہ طحاوی شریف اوٹھا لاؤ۔

(۹۵) فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے سامنے کوئی کشف بیان کرتا تو حضرت اس طرح سنا کرتے تھے کہ جیسے بچوں کی باتوں کو سنتے جاتے ہیں اور ہنستے جاتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحبؒ بڑے محقق تھے تصوف کے اصول تو حضرت کے سامنے پانی تھے۔

۴۴۱

(۹۶) فرمایا کہ بعد از صدور کرامت اگر کوئی اپنے دل کو دیکھے کہ قرب مع اللہ میں کچھ ترقی ہوئی یا نہیں تو ذرا بھی ترقی نہ پاوے گا بلکہ بعض اوقات ایک قسم کا تنزل ہو جاتا ہے اور پھر اوس کے بعد ایک مرتبہ سبحان اللہ کہہ کر دیکھے کہ قلب میں نور معلوم ہوگا۔ اگر یہ شخص صاحب فہم ہے تو خود یہ کہے گا کہ اے اللہ کرامت + کراہت؛ اور فرمایا کہ اگر کسی شخص سے کوئی کرامت صادر ہوئی اور اوسکے مریدوں میں سے کوئی اپنے اس شخص کی تعریف کرے اور ہو وہ حد سے زیادہ اگر وہ شیخ اسپر انکار کرے گا تو قلب میں نور کم ہو جاتا ہے۔ اور فرمایا حضرت بعض انکار بھی موجب اقرار ہوتا ہے اگر ایسے لفظوں سے انکار کرے جنسے تواضع معلوم ہو تو یہ انکار نہیں ہے بلکہ اقرار ہے لہذا سختی کے ساتھ انکار کرنا چاہیئے اور بعض وقت سختی کو بھی انکار نہیں سمجھا جاتا تو ایسے موقع پر بار بار اور اہتمام سے انکار کرے ایک مرتبہ کا انکار کافی نہیں ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں ظہر تھاول (تقسیم کے

گیا ہوا تھا اور گھر میں سے وہیں تھیں ایک شخص نے میرے متعلق یہ مشہور کردیا کہ میں نے اوسکو (یعنی حضرت مولٰنا کو) عصر کے وقت تھانہ بھون میں ایک شخص کے مکان میں بیٹھا دیکھا ہے فرمایا حالانکہ میں جیٹر تھاول میں تھا۔ لوگوں نے میرے متعلق یہ کرامت مشہور کردی چنانچہ میں ایک شخص کا گھوڑا لیکر اور سوار ہوکر تھانہ بھون آیا اور اون صاحب خانہ سے دریافت کیا کہ فلاں دن عصر کے وقت تمہارے گھر میں کون بیٹھا ہوا تھا۔ اونھوں نے کہا کہ مولوی محمد عمر صاحب تھے۔ میں نے اون مخبر صاحب کو بلاکر دریافت کیا کہ تم نے مجھے دیکھا تھا تو کہا جی میں نے پشت دیکھی تھی میں یہی سمجھا۔ غرض یہ ہے کہ کشف وکرامات میں جھوٹ بہت کھپتا ہے۔

(۹۷) یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ خوارق پر زیادہ گرویدہ ہیں وہ ہی لوگ دجال کے ساتھ زیادہ ہوں گے یہ میں نے اپنے بزرگوں سے سُنا ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ اوسکی حالت ظاہرا مجذوبوں کی سی ہوگی اِس سے معلوم ہوا کہ فقط حال کافی نہیں۔ اتباع سنت کی سخت ضرورت ہے جو لوگ فقط حال اور جذب کو دیکھتے ہیں اور دین کو لازم تصوف نہیں سمجھتے اون کا دجال سے بچنا بہت مشکل ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دجال سارے کام کرلے گا مگر سنت پر عمل اوس سے نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے فرمایا کہ واقعی انشاء اللہ جو متبع سنت ہوگا وہ ہی اوس کے جال سے بچ سکتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اول تو مکار آدمی اتباع سنت کی نقل بھی نہیں کرسکتا دوسرے سنت کا جو اثر ہوتا ہے وہ باعتبار حقیقت کے ہوتا ہے تو وہ روح یعنی حقیقت کہاں سے لاوے گا۔ مشاہدہ سے صاف فرق معلوم ہو جاوے گا اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص تو شراب پی کر اوس کے نشہ میں جھومتا پھرتا ہے اور ایک وہ ہے کہ شرابی کی نقل کرتا ہے اِن دونوں میں بہت بڑا فرق ہے اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دجال کو دیکھا تو اوس کے ساتھ عورتیں اور باجے بہت کثرت سے تھے اسی واسطے میں اِس سے بہت خوف کرتا ہوں کہ جو لوگ حسن پرست ہیں اور بدنظری کا مادہ ہے وہ اوس کے ساتھی ہوں گے اور مثنوی شریف میں ایک حکایت ہے کہ شیطان نے حضرت حق سے درخواست کی کہ مجھے کچھ آلات بھی تو دیجئے تاکہ میں اون کے ذریعے

۴۲

اپنا کام کروں تو وہ کسی چیز سے اسقدر خوش نہیں ہوا جب عورتیں سامنے کی گئیں تو اوس پر ایک حالت طاری ہوگئی کہ اب میں کامیاب ہو جاؤں گا اور آجکل پیر لوگ اس بلا میں بہت مبتلا ہیں یہ لوگ حسن پرست بھی ہیں اور خلاف سنت بھی ہیں۔

(۹۸) فرمایا اس لیے حضرات فقہاء نے اس مفسدہ کو دفع کیا ہے کہ جوان عورت کا سلام بھی نہیں لینا چاہیے اور اگر کسیوجہ سے ضرورت ہو تو خشن لہجہ سے (یعنی روکھے پن سے) جواب دے یہاں تک احتیاط کی ہے کہ لباس عورت کا بھی بعض مواقع میں عورت ہی کے حکم میں ہے۔

(۹۹) فرمایا کہ میں تو دعویٰ کر کے کہتا ہوں کہ آدمی اگر پوری طرح اتباع کرے تو بڑی برکت ہوتی ہے۔ مگر ہمت کر کے کرے البتہ اول اول کچھ نفع نہیں معلوم ہوتا اور پھر اتباع سے ایسا نور معلوم ہوتا ہے کہ بدون اتباع کے چین ہی نہیں آتا۔ بلکہ پھر تو یہاں تک حالت ہوتی ہے کہ اس کا اثر دوسروں کو بھی محسوس ہونے لگتا ہے۔ ایک مرتبہ مجھے بھوسہ کی ضرورت تھی اور میرے بھائی کے یہاں بھوسہ تھا کیونکہ الحمد للہ وہ زمیندار ہیں میں نے اون کے یہاں سے بھوسہ تک بھی نہیں منگایا۔ بعض لوگوں نے اسکی مصلحت پوچھی تو میں نے کہا کہ یہ انتظام کے بالکل خلاف ہے اون کا کام ملازموں کے ہاتھ میں رہتا ہے میری وجہ سے دو ضرر ہوں گے ایک تو اونکو خیانت کا موقع ملے گا اور دوسرے اون کو اون سے محاسبہ پر قدرت نہوگی کیونکہ اونہیں یہ بہت اچھا موقع ملے گا کہ آپ کے بھائی کے یہاں جایا کرتا ہے اسیطرح شبیر علی جب میرے پاس پڑھا کرتے تھے بھائی اونکو تنخواہ بھیجا کرتے تھے۔ میں ماہواری کے جو کچھ خرچ ہوا کرتا تھا لکھ بھیجتا تھا۔ یہ بھائی کو ناگوار ہوا کہ حساب کتاب کی کیا ضرورت۔ میں نے کہا کہ اسمیں مصلحت ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اس خرچ کو کافی سمجھکر بھیجتے ہیں اور کبھی ایسی ضرورتیں پیش آجاتی ہیں کہ وہ ناکافی ہوتا ہے اور جب آپ کے اندازہ کے خلاف ہوگا تو ممکن ہے کہ کوئی خیال پیدا ہو جاوے وہ سمجھ گئے اسی طرح ایکدفعہ مجھ سے کہا کہ آپکی خدمت کے لیئے میں کچھ مقرر کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے انکار کر دیا۔ اسمیں کئی مفسدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مجھے ہمیشہ تاریخیں شمار کرنی پڑیں گی اور

۴۳

یہہ خیال رہے گا کہ آج آوے کل آوے اور دوسرے یہہ ہے کہ آپ نے اگر کوئی تنخواہ مقرر کردی تو ممکن ہے کہ کبھی آپ کو ایسی ضرورت پیش آوے کہ اوسمیں صرف کرنا مقدم ہو مثلاً کبھی ایسا موقع ہوا کہ جائداد خریدنی ہووے تو ایک حصہ تنخواہ کا میرے لئے نکالدیا۔ تو اوس وقت ممکن ہے کہ یہہ خیال ہو کہ یہہ اتنے روپیہ اسوقت نہاں نہ جاتے تو کام آسانی سے ہو جاتا۔ بھائی نے کہا آپ آخر اوروں کی خدمت تو قبول کر لیتے ہیں اسپر مینے کہا کہ بے شک مگر اسقدر فرق ہے کہ وہ مقرر نہیں ہوتی نہ مجھے انتظار ہوتا ہے نہ او نہیں بار ہوتا ہے اِس طرح آپ بھی دے دیا کیجئے میں ضرور لے لونگا۔ چنانچہ وہ کبھی مجھے بیس روپیہ۔ کبھی تیس۔ کبھی پچاس روپیہ دیدیتے ہیں میں لے لیتا ہوں اور یہہ بھی فرمایا کہ جب ہم سب بہن بھائیوں کا والد کے بعد ترکہ تقسیم ہوا تو ہم نے چند قرعے بنائے جو سب میں بہتر قرعہ تہا وہ سب سے چھوٹے کو دیا اوس کے بعد جو قرعہ بہتر تھا وہ اوس سے بڑے بھائی کو دیا۔ ہم نے یہہ خیال کر لیا کہ ہم لوگ چونکہ بڑے ہیں اِس لیے ہم تو والد صاحب کی چیزوں سے بہت متمتع ہو چکے ہیں اور چھوٹوں کو نفع کم پہونچا ہے ابھی کچھ نفع پہونچ جاوے تو اچھا ہے میاں مظہر کے حصہ میں ایک بہلی بھی آئی تہی اون کی والدہ نے کہا کہ بہلی ہمارے حصہ میں لگا دو کبھی کبھی میں بہی اوسمیں سوار ہوتا تہا مگر اونکو کرایہ دیا کرتا تہا اور میاں مظہر انکار کرتے تہے۔ میں نے کہا کہ نہیں بھائی اسمیں مجھے بہی ضرر ہے اور تمہیں بہی ضرر ہے مجھے تو ضرر ہے کہ جب مجھے ضرورت ہوگی بے تکلف نہ منگا سکوں گا اور جب کرایہ دیتا ہوں تو بے تکلف منگا لیتا ہوں اور تم کو یہہ ضرر ہو گا کہ اگر تمہیں بہی اوسوقت میں ضرورت ہوئی تو خود دیا تو کرایہ کروگے تو باوجود اپنی چیز کے ہوتے ہُوئے پہر کرایہ دینا بار طبیعت ہو گا دوسرے یہہ کہ ہر ایک شخص کو موقع مانگنے کا ملیگا۔ چنانچہ پہر اگر کوئی مانگنے آتا تو وہ بے دھڑک کہدیا کرتے کہ کرایہ لاؤ اور لیجاؤ جب اونکی سمجھ میں آیا اور نفع ہوا۔ تو بہت خوش ہوئے +

(۱۰۰) فرمایا کہ لوگوں کو تو غربا پر رحم آتا ہے اور مجھے ہمیشہ امرا پر رحم آیا کرتا ہے کیونکہ انپر بہت ہی اخراجات کا بار رہتا ہے کبھی چندے کہیں مالگذاریاں و مقدمات کا ہجوم ہوتا ہے اور بیچارے اپنے وقار اور عادت سے مجبور ہوتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

۴۴

آپ علم تعبیر سے خوب واقف تھے چنانچہ ابن سعد نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ اس امت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر صدیقؓ سب سے بہتر خواب کی تعبیر بتلانے والے ہیں نیز حضرت سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ میں خواب کی تعبیر میں ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے سامنے بیان کیا کروں۔

حاکم نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں سیاہ بکریوں کے ایک گلہ کو دیکھا کہ جن میں کچھ گہرے رنگ کی بکریاں آکر شامل ہو گئیں (پھر آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے ابو بکر! تم اس کی تعبیر بیان کرو حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے کہا یا رسول اللہ! وہ (سیاہ بکریاں) عرب ہیں جو آپ کے تابع ہوں گے پھر ان کے بعد عجم آئیں گے یہاں تک کہ وہ عرب سے بڑھ جائیں گے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر سنکر فرمایا ایسی ہی تعبیر صبح کو فرشتہ نے دی تھی (مستدابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ)

۸۷

سعید بن منصور نے عمر بن شرحبیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خواب بیان فرمایا کہ "میں سیاہ رنگ کی بکریوں کے پیچھے جا رہا ہوں۔ پھر دیکھتا ہوں کہ سفید رنگ کی بکریوں کے پیچھے جا رہا ہوں اور سیاہ بکریاں سفید بکریوں میں ہی جذب ہو گئی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! وہ سیاہ بکریاں عرب کے مسلمان ہیں اور سفید بکریاں عجم کے مسلمان جو اپنی کثرت کی وجہ سے عرب کے مسلمانوں سے بڑھ جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ ہے اسی طرح مجھے صبح فرشتہ نے بھی تعبیر دی تھی۔

ابن ابی لیلیٰ سے سعید بن منصور ایک اور روایت اس طور سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک کنوئیں سے پانی کھینچ رہا ہوں اور میرے پاس سیاہ رنگ کی بکریاں آئی ہیں پھر ان کے پیچھے ایسی بکریاں آئی ہیں جنکی پشم کی سفیدی پر سرخی غالب تھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور

مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسکی تعبیر عرض کروں۔ پھر آپ نے وہی تعبیر جو ابھی بیان ہو چکی ہو بیان کی۔

بخاری اور مسلم اور دارمی وغیرہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ میں نے آج شب کو خواب میں دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہے اس سے روغن اور شہد ٹپک رہا ہے پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ دونوں ہاتھوں سے اسکو لے رہے ہیں مگر کسی نے زیادہ لیا اور کسی نے کم اور میں نے ایک رسی زمین سے آسمان تک لٹکتی ہوئی دیکھی اور میں نے یا رسول اللہ! آپ کو دیکھا کہ آپ اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر ایک اور شخص نے اس رسی کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے اس رسی کو پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے اس رسی کو پکڑا تو وہ رسی کٹ گئی[۱] مگر پھر جڑ گئی اور وہ شخص بھی اوپر چڑھ گیا یہ خواب سن کر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو اس مجمع میں تھے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے اجازت دیجئے تو میں اوسکی تعبیر بیان کروں آپ نے فرمایا اچھا تم ہی اوسکی تعبیر بیان کرو۔

۵۸

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابر سے مراد اسلام ہے اور روغن و شہد جو اس سے ٹپک رہا ہے اس سے مراد قرآن ہے نرمی اوسکی قائم مقام روغن کے ہے اور حلاوت اوسکی قائم مقام شہد کے ہے اور کسی نے اس روغن و شہد کو زیادہ لیا کسی نے کم اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا علم کسی نے زیادہ حاصل کیا کسی نے کم اور رسی جو آسمان سے زمین پر لٹک رہی ہے اس سے مراد وہ دین حق ہے جس پر آپ ہیں آپ اوسکو پکڑے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اوسکی وجہ سے آپ کو بلند مرتبہ کرے گا پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اوسکو پکڑے گا وہ بھی اس کے سبب بلند مرتبہ ہو جائیگا بعد اوس کے ایک اور شخص اسکو پکڑے گا وہ بھی اس کے سبب بلند مرتبہ ہو جائے گا اس کے بعد ایک اور شخص اس کو پکڑے گا۔

---

[۱] رسی کے کٹ جانے سے انتظام کا بگڑ جانا مراد ہے اور پھر جڑ جانے سے انجام کا بخیر ہونا مقصود ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخر زمانہ میں ایسا ہی ہوا کہ انتظام بگڑا اور بغاوت کی صورت پیدا ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے انجام بخیر کیا کہ رتبۂ خلافت ان سے زائل نہیں ہوا۔ ۱۲۔ منہ

تو وہ دین حق منقطع ہو جائے گا[1] مگر پھر اس کے لئے جوڑ دیا جائے گا اور وہ اس کے سبب سے بلند مرتبہ ہو جائے گا یا رسول اللہ فرمایئے کہ میں نے صحیح تعبیر دی ہے یا غلط نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ صحیح دی کچھ غلط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو قسم دلاتا ہوں کہ آپ مجھ سے بیان کر دیجئے کہ میں نے کیا غلطی کی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم نہ دلاؤ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ اپنی کتاب ازالۃ الخفا میں اس حدیث کے تحت میں تحریر فرماتے ہیں"

"اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت تین آدمیوں کو علی الترتیب حاصل ہوگی اور وہ تینوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روش پر رہیں گے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روش ہی پر دنیا سے گذر جائیں گے"۔

رہی یہ بات کہ جبکہ حضرت صدیق کی تعبیر کے موافق خارج میں واقع بھی ہوا تو پھر تعبیر میں غلطی کس طرح ہوئی یہ فقیر کہتا ہے کہ ان خلفاء کا نام نہ لینا باوجودیکہ اون کے نام لینے پر قدرت تھی ظاہری[2] طور پر خطا کی طرف نسبت کیا گیا اور اس بات کی دلیل کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ان خلفاء کو شخص طور پر جانتے تھے چند روایتیں ہیں جو کتاب[3] خصائص میں مذکور ہیں وہ یہ ہیں ابن عساکر نے حضرت کعب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت ابوبکر صدیق کے اسلام کا باعث ایک وحی[4] آسمانی تھی اسکی کیفیت اس طرح پر ہے کہ حضرت (ابوبکر رضی اللہ عنہ) ملک شام

---

[1] ان واقعات کی طرف اشارہ ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اون کے آخر زمانہ میں رونما ہوئے جن سے زوال خلافت کا اندیشہ تھا مگر آپ کے حق میں انجام بخیر ہوا اور شہادت پائی ۱۲

[2] یعنی کامل تعبیر یہ تھی کہ اون خلفاء کا نام بھی بتا دیتے باعتبار اس کے تعبیر ناقص رہی اسی نقصان کو خطا سے تعبیر فرمایا ۱۲

[3] یہ کتاب علامہ سیوطی رح کی تالیف سے ہے ۱۲

[4] یہ مضمون روایات شیعہ میں بھی مذکور ہے چنانچہ حملہ حیدری مطبوعہ مطبع سلطان لکھنؤ کے حصہ اول صفحہ ۱۴ میں ہے

ابا بکر از ان پس بروبا گذاشت　　　کہ گفتار کاہن بدل یادداشت

میں تجارت کیا کرتے تھے وہاں انہوں نے ایک خواب دیکھا اسکو بُحیرا راہب سے بیان کیا بُحیرا نے اس خواب کو سُنکر پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ حضرت ابابکر صدیق نے کہا مکہ کا رہنے والا ہوں اس نے پوچھا مکہ کے کس خاندان سے ہو حضرت صدیق نے کہا کہ خاندان قریش سے پھر اس نے دریافت کیا کہ تمہارا پیشہ کیا ہے حضرت صدیق نے فرمایا تاجر ہوں بُحیرا نے کہا اللہ نے تمہیں سچا خواب دکھایا ہے ایک نبی تمہاری قوم میں مبعوث ہوں گے اُن کی زندگی میں تم اُن کے وزیر ہو گے اور اُن کی وفات کے بعد اُن کے خلیفہ ہو گے حضرت ابوبکر نے اس خواب کو پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت ابوبکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ اے محمد! آپ جو دعوے کرتے ہیں اسپر کیا دلیل ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ وہی خواب جو تم نے شام میں دیکھا تھا یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر نے آپ سے معانقہ کیا اور آپ کی دونوں مقدس آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور کہا اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

اور ابن عساکر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق فرماتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پیشتر ایک مرتبہ یمن کیطرف گیا اور قبیلہ ازد کے ایک شخص کے یہاں جو کتب آسمانی پڑھا ہوا تھا اور اوسکی عمر تین سو نوے برس کی تھی فروکش ہوا اسنے مجھ سے کہا کہ میں تم کو حرم کا رہنے والا خیال کرتا ہوں کیا یہ صحیح ہے میں نے کہا کہ ہاں اوس نے کہا میں تم کو قریشی سمجھتا ہوں کیا یہ صحیح ہے میں نے کہا کہ ہاں! اس نے کہا میں تمکو تیمی سمجھتا ہوں کیا یہ صحیح ہے میں نے کہا ہاں! تو اس نے کہا اب صرف ایک بات تمہاری باقی رہ گئی ہے جو مجھے نہیں معلوم میں نے کہا وہ کیا بات ہے اس نے کہا تم میرے سامنے اپنا شکم کھول دو میں نے کہا کیوں؟

(جامی)

| | |
|---|---|
| با دکا ہنے داده بود ابن خبر | کہ مبعوث گردد سیکے نامور۔ |
| ز بطحا زمین در ہمیں چند گاه | بود ختم انبیاء اللہ |
| تو با خاتم انبیا بگروے | چو او بگذرد جانشینش شوی |

اس روایت میں صرف اس قدر تصرف کیا گیا کہ بجائے راہب کے کاہن کا لفظ ہے اور بس۔

(باقی آئندہ)

# رعایتی اعلان

## ۱۰ رجب المرجب سے آخر رمضان المبارک تک رعایت رہیگی

(ضروری نوٹ) بعض کتب بہت تھوڑی تعداد میں ہیں لہذا طلب کرنیمیں عجلت کریں ورنہ جو کتاب ختم ہوجاویگی وہ نہ دیسکونگا

## مختصر فہرست تصانیف سیدی و مرشدی حکیم الامتہ محی السنتہ حضرت مولنا مولوی شاہ محمد اشرفعلی صاحب قدس اللہ

### قرآن شریف مترجم

یہ ترجمہ حکیم الامتہ محی السنتہ حضرت مولنا مولوی قاری حافظ شاہ محمد اشرفعلی صاحب تھانوی مدظلہم العالی حضرت الامدظلہم کے ترجمہ کے علاوہ اور بھی خوبیاں ہیں مثلاً (۱) حاشیہ پر شان نزول (۲) عربی منشی محمد قاسم صاحب مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی ہے (۳) تقطیع متوسط (۴) طباعت نہایت عمدہ جید پریس۔ (۵) ٹائیٹل ہفت رنگ نہایت عمدہ۔ ہدیہ رعایتی ایکروپیہ آٹھ آنے۔ ایضاً چکنا ایکروپیہ بارہ آنے۔ جلد چرمی عہ ایضاً کرمچی ؎

### مسائل السلوک مع رفع الشکوک

یہ کتاب علم تصوف کے جواہرات کا بے بہا خزینہ اور دریائے معرفت میں شناوری کرنے کا عمدہ سفینہ ہے متبع شریعت کیلئے نایاب تحفہ اور سالک طریقت کیلئے بیشل رہنما ہے جسقدر فزائے اہل سلوک و دافع شبہات و شکوک ہے اسرار و معارف کی کان ہے شریعت کی روح اور طریقت کی جان ہے مخالفین کیلئے اتمام حجت ہے اور محبین کیلئے موجب ازدیاد محبت ہے اسکی ہر سطر مدلول آیت قرآنی اور ہر لفظ مصدق کیف روحانی ہے پس کہاں ہیں علم تصوف پر نکتہ چینی کرنیوالے اور کدھر ہیں طریقت کو شریعت سے جدا بتانیوالے وہ آئیں اور مسائل السلوک کا مطالعہ کرکے اپنی غلطی پر متنبہ ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک مسئلہ پر آیت قرآنی سے استدلال دیکھکر انکو واضح ہوجائے گا کہ **شریعت عین طریقت اور طریقت عین شریعت ہے** ان دونوں میں تفریق کرنا اور ایک کو دوسرے کے غیر بتانا سراسر بے دینی و جہالت ہے۔ قیمت تین روپے چار آنے رعایتی عہ

### قصہ معراج اور معتبر واقعات

شب معراج کو واقعات جتنے عجائب غرائب اور بیشمار معجزات کو شامل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن افسوس ہے زمانہ اور دور حاضرہ کے افراط و تفریط سے جہاں اور بہت سے تختہ مشق بنگئے ہیں معراج شریف کے واقعات بھی اس سے خالی نہیں ہے۔ اگر ایک شخص اسمیں سینکڑوں جھوٹی روایتیں منظوم کرتا ہے تو دوسرا تمام قصہ ہی کو یکسر اڑا دیتا ہے۔ اس انقلاب کو دیکھتے ہوئے حضرت اقدس جامع الشریعۃ والطریقت حکیم الامتہ مجدد الملتہ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرفعلی صاحب مدظلہم العالی نے اس ضرورت کو ملحوظ فرما کر **تنویر السراج فی لیلۃ المعراج** تالیف فرمائی جسمیں افراط و تفریط کو چھوڑ کر اپنی عادت شریفہ کے موافق اعتدال کے ساتھ واقعات کو کتب احادیث و سیر سے جمع فرمایا ہے حضرت ممدوح کے انتساب کے بعد کتاب کی اہمیت اسکی تعریف اسکی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت دس آنے۔ رعایتی آٹھ آنے۔ (۸؍)

المشتہر:۔ محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

## الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ

علم کلام جدید کا نہایت مفید رسالہ جسمیں شبہات جدیدہ کے جوابات انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کے مذاق پر نہایت فصاحت و متانت سے دیئے ہیں یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر انگریزی خوان کے پاس رہے تاکہ جسوقت کوئی شبہ پیش آوے فوراً اس کتاب سے حل کریں۔ قیمت نو آنے۔ رعایتی چھ آنے۔

## التکشف عن مہمات التصوف
### یعنی

**حضرت والا مد ظلہم کی مفید عوام و خواص افراط و تفریط سے پاک سچے تصوف کی حقیقت میں نہایت ضروری و عجیب کتاب**

بعد الحمد و الصلوٰۃ کہ اس زمانہ پر فتن میں منجملہ دیگر اغلاط عوام کے بڑی غلطی علم تصوف کے فہم میں ہوئی کسی نے تو قوالی و عملی بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا اور کسی نے صرف کثرت اوراد و وظائف کو تصوف کہدیا اسی طرح اسکے مسائل وحدۃ الوجود وحدۃ الشہود وغیرہ کے سمجھنے میں صدہا غلطیاں کیں اس فرقہ کو تو یہ ضرر پہونچا کہ اپنے عقائد خراب کرکے بعضے شرک تک میں مبتلا ہوگئے اور بعض حضرات ایسے بڑھے کہ وہ تصوف کا اصل سے ہی انکار کر بیٹھے اور حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان میں بے ادبی و گستاخی سے پیش آئے اور مسائل تصوف کو غیر ثابت بالکتاب و السنۃ اعتقاد کر لیا اور تصوف کو خلاف شریعت کے سمجھکر اسکے نام سے کوسوں دور بھاگنے لگے انکو یہ ضرر ہوا کہ اسکے برکات سے محروم رہے اور قلب میں قساوۃ پیدا ہوگئی اور بعض حضرات وہ ہیں جو منکر نہیں اور حضرات اولیاء اللہ کے بھی معتقد ہیں لیکن تصوف کو شریعت کا غیر سمجھتے ہیں اور جس نظر سے اس علم شریعت کو دیکھنا چاہیے اس نظر سے نہیں دیکھتے۔ اور اسکے مسائل کو غیر ثابت بالسنۃ جانتے ہیں نظر براں حکیم الامۃ جامع شریعت و طریقت مولانا موصوف الصدر نے یہ کتاب ایسی تالیف فرمائی جس سے تصوف کی حقیقت اور اسکے ضروری مسائل کی تحقیق جسمیں لوگ غلطیاں کرتے ہیں واضح ہوگئیں جو لوگ اس راہ کو قطع کر رہے ہیں یا ادہر متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں انکو تو خصوصاً اور عامہ مومنین کو عموماً اس کتاب کا مطالعہ کرنا بلکہ سبقاً سبقاً پڑھنا بہت ضروری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام اشکال حل ہونیکے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد دیکھنے میں آئینگے جو نہایت کارآمد ہیں۔ قیمت پانچ روپیہ۔ رعایتی سے ۱۲/ ار

## القول الصواب

نئی روشنی والے مستورات کے پردہ مروجہ پر شبہات کرتے ہیں کہ ایسا پردہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ حضرت والا نے قرآن و حدیث ہی سے اسکو ثابت فرمایا ہے قیمت دو آنہ۔ رعایتی امر

## خلاصہ سائنس و اسلام

اُردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کیساتھ سائنس اور طبعیات کا پہلو لئے ہوتے ہے۔ یہ کتاب زیادہ تر ان تعلیم یافتوں کیواسطے تالیف کیگئی ہے جو علوم مروجہ کے اثر سے متاثر ہو کر شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ کتاب دیندار مسلمانوں کیلئے بھی از بس ضروری اور نافع ہے۔ مضامین کی مختصر فہرست یہ ہے۔ اول عقائد و اعمال کو لکھکر اسکے ضمن میں ہر قسم کے شرک اور خلاف شرع رسوم کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے پھر معاصی اور طاعات کے بعض دُنیوی نقصان و منافع دکھلاکر حکومت و انتظام ملکی کی تشریح کی ہے اسکے بعد نماز کے لئے طہارت کے شرط ہونے کی حکمت۔ وضو میں اعضائے وضو دھونے اور ترتیب کی حکمت، نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنیکی حکمت، بے نمازوں

کی واہی تباہی۔ عذروں کے معقول جواب۔ اعمال حج کی فلاسفی اور بے پردگی کی خرابیاں۔ تعدد ازدواج کے متعلق نہایت عمدہ بحث۔ اُس شبہ کا جواب کہ شریعت محمدیہ کے قوانین نئی روشنی کے زمانہ میں بے سود ہیں۔ سچے صوفیوں کے حالات مادے کی قدامت کا ابطال فلاسفہ ہی کے مسلمہ اصول سے۔ وحدانیت کی فلاسفی عقل کی حقیقت معلوم کرنے میں اہل سائنس کی بدحواسی۔ حیات بعد الممات کا عقلی ثبوت۔ اور فلاسفہ کے شبہات کا جواب۔ رُوح اور جسم کے باہمی تعلق کی حقیقت۔ الغرض دُنیا بھر کے شکوک و شبہات کے جوابات جو کسی حیثیت سے اسلام پر وارد ہو سکتے ہیں اس کتاب میں موجود ہیں جنکو پڑھکر اسلام کے دین کامل ہونیکا یقین کامل ہو جاتا ہے۔ قیمت دو روپے۔ رعایتی ایکروپیہ آٹھ آنہ

**قصد السبیل** اسمیں عام لوگوں کے اس خیال کا دفعیہ کیا گیا ہے کہ تصوف اور وصول الی اللہ اُن لوگوں کا کام ہے جو دُنیا و مافیہا کو ترک کرکے ایک گوشہ میں بیٹھ رہے ہیں ایسے دستور العمل تجویز فرماتے ہیں کہ ہر شخص اسپر عمل کرکے داخل الی اللہ ہو سکتا ہے۔ قیمت ڈھائی آنے۔ رعایتی ۱؍

**اصلاح الرسوم** پیدائش سے مرنے تک کی تمام رسوم کی مدلل تردید۔ قیمت پانچ آنے۔ رعایتی ۴؍

**اعمال قرآنی** ہر سہ حصص۔ آیات قرآنی کے خواص واعمال۔ قیمت پانچ آنے۔ رعایتی ۳؍

**اوراد رحمانی** واذکار سبحانی۔ سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کے فضائل۔ قیمت تین آنے۔ رعایتی ۲؍

**آداب المعاشرت** باہمی معاشرت کے آداب جنکی رعایت رکھنے سے آپس میں محبت پیدا ہو۔ قیمت ۱؍ رعایتی ۱؍

**اغلاط العوام** عوام میں جو غلط مسائل مشہور ہو گئے ہیں انکی اصلاح۔ قیمت ڈیڑھ آنہ۔ رعایتی ۱؍

**اخبار الزلزلہ** زلزلہ کی حقیقت جسقدر شریعت سے تعلق رکھتی ہے اسکا محققانہ بیان۔ قیمت ایکآنہ۔ رعایتی ۰؍

**اخبار بینی** اخبار بینی کے عدم جواز کا بیان۔ قیمت ۱؍ رعایتی ۰؍

**بہشتی زیور** عورتوں کی تعلیم کیلئے نہایت مفید دینی اور دنیوی ضرورتوں کی کفیل۔ اسکی ضرورت اور مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اسکی اشاعت ملک میں لاکھوں کی تعداد میں ہو چکی ہے۔ قیمت دو روپے۔ رعایتی ایکروپیہ چار آنے

**بہشتی گوہر** بہشتی زیور کا گیارہواں حصہ جس میں مخصوص مردوں کے متعلق مسائل ہیں۔ قیمت ۱۰؍ رعایتی ۵؍

**بہشتی زیور مدلل و مکمل** اسمیں بعض وجوہ سے رعایت نہیں کرسکتا۔ قیمت سات روپے (للعہ؍)

**تعلیم الدین** دین کے چاروں اجزاء عقائد۔ عبادات اخلاق معاملات اور سلوک کے مقامات اذکار و اشغال کا قرآن و حدیث سے بیان۔ قیمت آٹھ آنے۔ رعایتی چھ آنے۔ (۶؍)

**الترتیب اللطیف** فی قصۃ الکلیم واللطیف حضرت موسےٰ اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے قصے جو قرآن مجید میں مختلف جگہ آئے ہیں انکو یکجا کر دیا ہے۔ قیمت پانچ آنے۔ رعایتی ۳؍

**تجوید القرآن** معہ یادگار حق القرآن سہل نظم میں تجوید کے ضروری قواعد حفظ یاد کرنیکے لئے۔ قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍

**طریقہ مولد** مولود شریف کے صحیح اور سنت کے موافق طریقہ کا بیان۔ قیمت ۱؍ رعایتی ۰؍

**احکام التجلی من التعلی والتدلی** جناب باری عز اسمہ کا دیدار کب ہوگا کہاں ہوگا کس طرح ہوگا۔ اس باب میں حضرت مؤلف نے نہایت عجیب لطیف رسالہ تحریر فرمایا ہے اسمیں تین

فصلیں ہیں۔ فصل اول میں دلائل شرعیہ سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ دُنیا میں دیدار باری تعالیٰ ممتنع ہے۔ فصل دوم میں یہ بیان ہے کہ اس امتناع سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مستثنیٰ ہے اور آپکو لیلۃ المعراج میں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالے ہوا۔ فصل سوم میں نہایت شرح و بسط کر یہ تحریر فرمایا ہے کہ آخرت میں تمام اہل ایمان کو انہیں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ہوگا اور فلاں فلاں مقام پر ہوگا اور ہر مقام کے دیدار میں کیا فرق ہے۔ اسکے ساتھ ہی تجلی کے اقسام ذکر فرماکر بہت سے فوائد علمیہ تحریر فرماتے ہیں اس طرح یہ رسالہ ایک مبحث میں مفصل و مکمل ہوگیا ہے۔ قیمت تین آنے۔ (۳/) رعایتی دو آنے۔ (۲/)

## المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ — یعنی اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں۔

افسوس ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام بجا لانے اور امر و نہی پر عمل کرنے میں ہزاروں حیلے تراشے جاتے اور علتیں دریافت کیجاتی ہیں خصوصاً آجکل نئی تعلیم کے اثر سے علت طلبی کی عادت اور بھی زیادہ ہوگئی ہے اور اکثر جدید تعلیم یافتہ تحقیق اسباب و علل کو آڑ بنا کر عمل سے بے پرواہ ہوگئے ہیں مگر خدائے تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولٰنا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کو کہ المصالح العقلیہ اُردو زبان میں تالیف فرماکر آزادان ہند کیلئے رموز و اسرار شرعیہ کا ایسا بیش بہا ذخیرہ جمع فرمایا جو ایک حق طلب و حق پسند کیلئے ہدایت کا معقول ذریعہ ہو سکتا ہے ورنہ خود پسند و نفس پرست کیلئے تو دفتر بھی کافی نہیں۔ قیمت کامل ہر سہ حصص عگہ رعایتی عجہ ۱۲/

## التشرف بمعرفت احادیث التصوف

اس میں اُن احادیث کی تحقیق فرمائی ہے جو کتب تصوف میں نیز صوفیہ کے کلام میں آتی ہیں انکی تحقیق فرما کر دکھا دیا ہے کہ یہ کس کس درجہ کی احادیث ہیں اور جو روایات درحقیقت حدیث نہ تھی بلکہ کسی بزرگ کا قول تھا اور غلطی سے عوام نے اس کو حدیث مشہور کر دیا تھا اسکی اصلیت ظاہر فرمانے کے ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ بزرگوں کا یہ قول فلان دلیل شرعی سے ثابت ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے مگر ایک کالم میں اور دوسرے کالم میں خود حضرت مؤلف سلمہ ہی کا ترجمہ ہے۔ اس صورت سے ہر طبقہ کیلئے نفع عام اور تام ہوگیا ہے۔ ضخامت ۲۸ صفحات قیمت ایک روپیہ (عہ/) رعایتی بارہ آنے۔ (۱۲/)

**تحقیق تعلیم انگریزی** | انگریزی پڑھنے کیمتعلق بحث ۔/ رعایتی ۔/

**حفظ الایمان** | معہ بسط البنان و تغیر العنوان۔ قیمت ۱/ رعایتی ۱/

**جمال القرآن** | علم تجوید میں نہایت سہل عبارات میں تحریر کیا گیا ہے۔ قیمت تین آنے۔ (۳/) رعایتی ۲/

**حقوق الاسلام** | استاد، پیر، ماں، باپ، میاں، بیوی، حاکم محکوم، ہمسایہ، مہمان وغیرہ کے حقوق کا بیان۔ قیمت ۱/ رعایتی ۱/

**حق السماع** | سماع کے متعلق فقہی تحقیق اور بزرگان امت کے اقوال۔ قیمت دو آنے۔ رعایتی ۱/

**حقوق العلم** | علماء پر عامہ مسلمین کے جو حقوق ہیں اور انہیں جتنی کمی ہے اور عامہ مسلمین پر علما کے جو حقوق ہیں اور انہیں جو کمی ہے ان سب کی اصلاح ہے۔ قیمت پانچ آنے۔ رعایتی ۳/

**الخطاب الملیح** | فی تحقیق المہدی والمسیح مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کا رد۔ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات و حیات کی تحقیق۔ آیت انی متوفیک کی تفسیر اور نزول عیسیٰ وغیرہ قیمت ۲/ رعایتی ۱/

**خاتمہ بالخیر** | سوء خاتمہ کے اسباب کی تحقیق قیمت ۱/ رعایتی ۱/

## تربیۃ السالک و تنجیۃ الہالک — احکام باطنی کا مجموعہ ذکر و شغل

کرنیوالے حضرات حضرت والا مدظلہم کی خدمت میں اپنے باطنی

حالات عرض کرتے ہیں وہ یکجا جمع کر لئے جاتے ہیں اور وہ شائع ہوتے رہتے ہیں سالکین و مشائخ کیلئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں اسکو روحانی مطب کہا جائے تو بجا ہے اسکے مطالعہ سے سالک نفس و شیطان کے دھوکے سے بچ سکتا ہے اور مشائخ کی بھی لاکھوں مشکلات اس سے حل ہوتی ہیں یہ کتاب سالکین کیلئے خصوصاً اور عام مسلمانوں کیلئے عموماً نہایت ضروری ہے قیمت ۱۰ر رعایتی ۸ر

## نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

آقائے نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری۔ ابتداء یعنی صوت نور سے دخول جنت تک کے نہایت صحیح روایات سے بہت عمدہ طرز پر عام فہم اردو زبان میں تحریر فرمائی ہے۔ جابجا اشعار شوقیہ سے زینت دی ہے یہ وہی مبارک کتاب ہے جسکے زمانہ تالیف میں ضلع مظفر نگر میں وبا پھیل رہی تھی مگر اسکی برکت سے تھانہ بھون محفوظ رہا اور تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ زمانہ وبا میں اسکا مطالعہ دافع بلیات ہے جس مکان میں یہ روزانہ پڑھی جائے انشاء اللہ وہ مکان وبا سے محفوظ رہتا ہے۔ مزید براں ساتویں بار اور اضافہ جدیدہ کے ساتھ طبع ہو رہی ہے امید ہے ماہ شعبان المعظم میں ہدیہ ناظرین ہو جاویگی اسکی قیمت وہی عہ رکھی ہے مگر جو حضرات ۱۵ ر شعبان تک نام درج کرا دینگے انکو ۱۵ر میں دیجاویگی مگر محصول ذمہ خریدار ہوگا

## سفرنامہ مالٹا یا سیاست اسلامی کا ایک مجاہدانہ درس

آجکل جسکو دیکھئے وہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے خواب دیکھ رہا ہے مگر جن خوبیوں کی سلطنت کے لئے ضرورت ہے انکا نام نہیں تو کیا جو غلام ہو اور غلامانہ صفات بھی اپنے اندر رکھتا ہو وہ کبھی غلامی کی قید سے آزاد ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہٗ بھی ہماری طرح دوسروں کے محکوم تھے مگر غلامانہ صفات سے پاک تھے۔ بس آپنے اگر شیخ علیہ الرحمۃ کا سفرنامہ مالٹا نہ دیکھا ہو تو اب دیکھئے آپ کو معلوم ہوگا کہ قدرت نے آپکو کیسے شاہانہ اوصاف عطا فرمائے تھے۔ یہ سفرنامہ آپکو بتائیگا کہ اغیار کے ہاتھوں میں پھنسکر اولوالعزمی ثابت قدمی۔ بے خوفی۔ حق گوئی کے جوہر دکھانا یہ خاص مجاہد فی اللہ ہی کی شان ہے۔ اس سفرنامہ سے آپ حضرت علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی معلوم کر کے اشداء علی الکفار رحماء بینہم کی تفسیر کا لطف اٹھائینگے اور متقیانہ و مجاہدانہ اوصاف سے آگاہ ہو کر جام شریعت و سندان عشق کے یکجائی نظارہ سے وجد کرینگے۔ بس اے ترقی اسلام کے شیدائیو اور اے عروج ملی کے فدائیو آؤ اور حضرت شیخ المجاہدین کا سفرنامہ پڑھکر جرأت و ہمت کا سبق حاصل کرو۔ خدا ترسی و حق پرستی کے خوگر بنو۔ ماسوا کا خوف دل سے نکالکر متوکلانہ جدوجہد سے اغیار پر اسلامی جاہ و جلال کا رعب جما دو۔ قیمت ۱۰ر رعایتی ۸ر

## یادگار صالحین

اس جہل و ضلالت کے زمانہ میں جبکہ اہل اسلام مذہبی معلومات اور دینی کتب کے مطالعہ سے یکسو ہو چلے ہیں سخت ضرورت ہے کہ انکو دینی معلومات کی واقفیت کے ساتھ یادگار صالحین یعنی بزرگان دین کے حالات و واقعات کا مطالعہ بھی کرایا جائے جو دینی معلومات کیلئے اعانت کا کام دیگا خصوصاً ان بزرگان حقانی کا جنکے نام سے شاید ہی اس زمانہ میں کوئی ہستی ناواقف ہو کیا اسوقت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی و حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ و حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی و حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس سرہٗ وغیرہ بزرگان کے اسمائے گرامی سے کوئی ہستی ناواقف نکل سکتی ہے ہرگز نہیں ان حضرات کے حالات سچے اور صحیح ہونیکے لئے جناب امیر شاہ خانصاحب مرحوم متوطن قصبہ خورجہ مقیم میرٹھ کی زبانی نکلے ہوئے ہونیکے ساتھ حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ کے حواشی کی تزئین نور علی نور کا کام کر رہی ہے جن اوراق میں ان حضرات کے واقعات جمع کئے گئے ہیں انکا نام امیر الروایات فی حبیب الحکایات رکھا گیا ہے اس مختصر

# کتاب ترغیب ترہیب

انسان بلکہ تمام حیوانات ایسی طبیعت پر پیدا کئے گئے ہیں کہ تا وقتیکہ کسی امر کی طمع یا کسی امر کا خوف نہ ہو ہر کام کرنا دشوار ہوتا ہے بلکہ نہیں ہو سکتا اگر ہوتا بھی ہے تو حکم حاکم سے وہ بھی نہایت جبر اور دشواری سے اسی وجہ سے فی زمانناکہ حاکم اسلام تو موجود نہیں احکام شریعتہ پر مسلمانوں کو قائم رہنا دشوار ہو رہا ہے۔ اب تو مسلمانونکو ہر امر دینی کا کوئی فائدہ یا اسکے ترک سے مضرت نہ معلوم ہو اوسپر عمل مشکل ہے۔ لہذا اس زمانہ میں ایسی کتاب کی اشاعت ضروری ہے جسمیں احکام شریعتہ کی منفعت اور اسکے ترک سے مضرت دکھاکر راہ مستقیم پر قائم کیا جاوے سو اس بارے میں احقر کے خیال میں کتاب ترغیب و ترہیب آئی اور اسکا ترجمہ شروع کرا دیا جو تھوڑا تھوڑا رسالہ الہادی میں ہر مہینہ شائع کرتا رہا چونکہ رسالہ الہادی میں مضامین دینیہ کے سوا کوئی آجکل کے مذاق کی چیز نہیں۔ لہذا رسالہ مذکور کی اشاعت بہت تھوڑی ہے اور رسالہ کے فرمے بچ جاتے ہیں احقر انکو جمع کر کے کتاب کی صورت میں تیار کرا لیتا ہے اسیطرح کئی کتابیں اسمیں سے علیحدہ تیار ہو کر ہدیہ ناظرین ہو چکی ہیں۔ مثلاً تسہیل المواعظ۔ المصالح العقلیہ۔ امیر الروایات۔ التشرف حصہ اول وغیرہ۔ لہذا کتاب ترغیب کی بھی مفصل ذیل جلدیں تیار ہو چکی ہیں جو کچھ روز سے شائع ہو رہی ہیں اسکے اسوقت تک تین حصے تیار ہیں۔

**حصہ اوّل** میں ترغیب اتباع کتاب و سنت اور کار خیر میں پیش قدمی کرنیکے اور ترک سنت اور بدعات اور کار بد میں پیش قدمی سے اجتناب۔ کتاب العلم اسمیں علما و طلبا کے فضائل اور اشاعت علم کی ترغیب ہے اور جھوٹی حدیث کے بیان کرنے۔ اور علم کی ناقدری اور دنیا کے واسطے علم پڑھنے پڑھانے سے اجتناب۔ کتاب الطہارت اسمیں آداب قضائے حاجت اور استنجا اور غسل و وضو کے فضائل نہایت بسط سے بیان کئے ہیں۔ ضخامت ۸۰ صفحات قیمت ۱۰ر رعایتی ۸ر

**حصہ دوم۔ کتاب الصلوٰۃ**۔ اسمیں اذان کے اور اسکے جواب اور تکبیر کے فضائل اور بعد اذان کے مسجد سے نکلنے کی ممانعت اور ضرورت کے موقعہ پر تعمیر مساجد اور انکا احترام اور عورتوں کو گھروں میں نماز ادا کرنے کی ترغیب اور نماز پنجگانہ کے اہتمام۔ فضائل رکوع و سجود کے اور اول وقت ادا کرنے کی فضیلت آداب جماعت اذکار بعد نماز آداب امامت و صف بندی وغیرہ وغیرہ کتاب نوافل اسمیں سنت موکدہ اور وتر اور تہجد اور چاشت صلوٰۃ توبہ و استخارہ۔ صلوٰۃ حاجت۔ صلوٰۃ التسبیح وغیرہ کا بیان ہے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات۔ قیمت ایکروپیہ چار آنہ۔ رعایتی ۱۵ار

حصہ دوم کا جز و ثانی یعنی **کتاب الجمعہ**۔ اسمیں نماز جمعہ کی فضیلت اور اس دن رات میں ساعت اجابت کے فضائل اور غسل کرنا اور اول وقت کی فضیلت اور بلا عذر دیر کرنے اور گردنیں پھلانگنے اور خطبہ میں بات کرنیکی ممانعت اور ترک جمعہ پر وعید اور سورہ کہف اور اس رات دن کے اذکار۔ ضخامت ۳۰ صفحے۔ قیمت دو آنہ۔ رعایتی ۱ر

المشتہر

**محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلان دہلی**

# خصائل نبوی
یعنی
# شرح شمائل ترمذی

عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ کہ اس جہل و ضلالت کے زمانہ میں جناب مولوی محمد زکریا صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم نے امام ترمذی کے مشہور رسالہ شمائل ترمذی کو سلیس اردو کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہنوز مسلمان اپنے دین سے ایسے بے خبر نہیں کہ اُن کے سامنے صحاح ستہ کی عظمت بیان کیجائے، ترمذی کے فضائل کا اظہار کیا جائے۔ شمائل ترمذی کے محاسن پر نظر ڈالی جائے ہر مسلم ہستی ان تمام امور سے کماحقہ واقف ہے۔ فی الحقیقت جناب مصنف نے تمام دنیائے اسلام پر عموماً اور مشتاقان حدیث پر خصوصاً بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ اس کتاب کے بالتفصیل تمام مناقب کا اظہار اس مختصر اشتہار میں ناممکن ہے لیکن ہم اجمالاً بعض خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں (۱) ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے بلکہ جابجا مفید و دلچسپ علمی نکات اور زرین و گراں بہا فوائد کا اضافہ کیا گیا ہے (۲) جن احادیث میں بظاہر تعارض و تدافع معلوم ہوتا تھا انہیں صاف و سلیس طریقہ سے تطبیق دی گئی ہے (۳) اصل کتاب شمائل ترمذی میں جو لغات مشکل تھے یا جو تراکیب نحویہ دشوار تھیں۔ اُن کو بین السطور اور عربی حاشیہ میں حل کیا گیا ہے (۴) علما وطلبہ کے لئے اسماء رجال کے ضروری مباحث فوائد اور مخصوص مضامین علمی کو بھی عربی حاشیہ میں بسط و تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے (۵) اکثر تحقیقات و بلند پایہ مضامین اکابر سلف کے کلام سے ماخوذ ہیں جن کو جناب مصنف کے بیان نے نور علیٰ نور کا مصداق بنا دیا ہے (۶) ترجمہ بامحاورہ مطلب خیز و سلیس ہے لفظی ترجمہ کی پابندی نہیں کی گئی ہے (۷) کہیں کہیں اختلاف مذاہب کا بھی مختصراً ذکر کیا گیا ہے مگر احناف جعل اللہ مساعیہم مشکورہ کے مذہب کو اکثر جگہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور حسب ضرورت کہیں کہیں براہین و دلائل بھی لکھے گئے ہیں (۸) اصل کتاب میں جن غزوات و قصص کا اشارۃً ذکر کیا گیا ہے اُن کو سہولت کے لیے کسی قدر تفصیل سے بیان کر دیا ہے (۹) جہاں تراجم ابواب سے متون احادیث کی مطابقت مخفی تھی بالتوضیح بیان کر دی گئی ہے (۱۰) تمام کتاب میں سلف صالحین کے قدم بقدم چلنے کا کافی التزام کیا گیا ہے۔ میں تیز زور الفاظ میں بیانگ دہل کہتا ہوں کہ اگر صحیح و جامع اخلاق نبوی کا مطالعہ چاہتی ہیں اور وہ بھی اس شان سے کہ علمی شبہ پیش نہ آئے۔ کوئی مضمون غیر محقق نہ رہ جائے اور اس کے متعلق تمام ضروری اور مفید مضامین معلوم ہو جائیں تو آپ خصائل النبوی ملاحظہ فرمائیں قیمت عہ ۱۲ حاجی عمر

**المشتہر محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی**